نوٹس: کتاب الطلاق از فتاویٰ شامی

از افادات

استاذ الفقہ مفتی محمد ہاشم خان عطاری

مؤلف

احمد نواز قادری عطاری

خصوصیات

سہل انداز میں سوالاً جواباً

ہر باب کا خلاصہ اور ضروری نقشہ جات

اضافی فوائد و مثالوں کے ساتھ

رابطہ نمبر

0302-4154930

دیگر تالیفات کے لئے رابطہ کریں

خطبہ

الا لا اآلاء الا اآلاءالاله و الصلوٰة والسلام علی نبیہ وعلی آلہ وصحبہ فبعد

تمام تعریفیں خاص اس ذات وحدہ لاشریک کے لئے جس نے اپنے کامل واکمل جلووں کو آشکار فرمایا اور عالم بالا کو حور وجناں سے سجایا، اِس دھرتی سنگ ووحشت میں حضرت انساں کو بسایا، پہاڑوں، صحراؤں، ہواؤں، دریاؤں، سمندروں اور اشجار وسبزہ سے اس کو چمکایا، اصلاح کی خاطر ہماری جس نے انبیاء ورسل کو بنایا جنھوں نے اس کا سچاپیام ہم تک پہنچایا خاص جناب مصطفیٰ احمد مجتبیٰ جنھوں نے تاقیامت کاراہ حق خلق کو دیکھایا ، توحید کا حقیقی وکامل بیان آل واصحاب کو بتایا، لے کر جس کو انہوں نے پورے عالم میں پھیلایا بالخصوص خادم حبیب کبریا حضرت ابن مسعود اور باب مدینۃ العلم شیر خدا جنھوں نے اپنے علم وفقہ کی بہار سے سرزمین کوفہ کو زیبایا، فقیہ علقمہ وابراہیم نخعی سے چلتے چلتے جسے جناب حماد نے اپنے صدر وسعت میں سمایا، حاصل کرکے جن سے امام اعظم سب قواعد وضوابط کے ساتھ اپنے اصحاب کو سیکھایا، کیاشان ابویوسف وامام محمد کی کہ قلم سے اپنے کتب میں اسے مدون کروایا، پڑھ کر ان کتب سے ائمہ احناف اپنی مبسوطات، مطولات، شروحات میں امثلہ سے مزایاان سب میں یکتا تنویر الابصار جسے علامہ حصکفی، علائی اور شامی نے اپنی تحقیقات سے قبولیت کا تاج پہنایا۔ یااخی فی الاسلام دام اللہ تعالیٰ ذکرہ لک ولی علی ھدیً یحبہ ورسولہ ان تجد فیہ خیراًفانسبہ الی رحمتہ وان تجد فیہ خطأًفاعلمہ من قبل نفسی وآخراًارجع عن کل ماقلتہ خلاف الحق واقول لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ، للہ الحمد فی کل الآن والمکان فحسب وصلی اللہ علی حبیبہ وسلم۔

نوٹ: پہلے ہر باب کا خلاصہ بیان کیا گیاہے پھر اس کو سوالاً جواباً لکھا گیاہے، مشکل ابحاث کو نقشہ کی صورت میں بھی تحریر کیا گیاہے، اہم سوالات کو گلابی کلر کے ساتھ ممتاز کیا گیاہے۔

العبد الفقیر احمدنواز قادری

فہرست عنوانات

خلاصۃ کتاب الطلاق

سب سے پہلے مصنف نے **طلاق کی تعریف** ذکر کی ہے کہ: نکاح کی قید کو اٹھانا فوری طور پر یا بعد میں مخصوص لفظ کے ساتھ۔ فوری طور پر جیسے: "انتِ بائن" تو بائنہ ہے، اور بعد میں جیسے: "انتِ طالق" تو طلاق والی ہے، پھر **طلاق کا حکم** بیان کیا ہے کہ طلاق دینا مباح ہے، ایک قول یہ ہے کہ منع ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت ہو تو جائز ہے وگرنہ منع ہے جیسے: عورت پر بدکاری کا شک ہو یا وہ بوڑھی ہو، اس کے بعد **طلاق کی تین اقسام** بیان کی ہیں: **حسن:** ایسے تین طہروں میں ایک طلاق رجعی دینا جن میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور نہ ہی ان کے ماقبل حیض میں وطی یا طلاق دی ہو، **احسن:** ایسے ایک طہر میں ایک طلاق رجعی دینا جس میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور اس کے بعد چھوڑ دینا حتیٰ کہ عدت گزر جائے، **بدعی:** حیض میں، تینوں اکھٹی، دو اکٹھی، یا ایسے طہر میں طلاق دی جس میں وطی کر چکا وغیرہ، پھر **طلاق کا محل** ذکر کیا ہے یعنی طلاق کس پر واقع ہو گی تو فرمایا اس کا محل اپنی منکوحہ عورت ہے جو اس کی ملک میں ہو حقیقتاً جیسے: طلاق سے پہلے یا حکماً جیسے: طلاق کے بعد عدت میں، **طلاق کا اہل** شوہر ہے جو 1: عاقل ہو، 2: بالغ ہو، 3: بیدار ہو اگرچہ غلام ہو، مُکرَہ یعنی طلاق دینے پر مجبور کیا گیا ہو، بیوقوف ہو، حالت نشہ میں ہو، گونگا ہو، مُخطِی ہو یعنی غلطی سے طلاق کے الفاظ بولے، مریض ہو، کافر ہو، مذاق میں دے ان سب کی طلاق واقع ہو جائے گی ـــــ، آقا کی طلاق اپنے غلام کی لونڈی کو، مجنون کی طلاق، نابالغ کی طلاق، پاگل کی طلاق، بِرسام کی بیماری والے کی طلاق، بے حوش کی طلاق، غصہ سے پاگل ہونے والے کی طلاق، نائم یعنی سونے والے کی طلاق ان سب افراد کی طلاق واقع نہیں ہو گی، **طلاق کا رکن** مخصوص الفاظ ہیں جو استثناء یعنی "ان شاء اللہ" کے الفاظ سے خالی ہوں، **طلاق کی تعداد کا اعتبار** عورت سے ہو گا یعنی اگر عورت آزاد ہے تو اس کی تین طلاقیں ہیں اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں ہیں، **فروع** میں طلاق مستبینہ اور غیر مستبینہ کی وضاحت کی گئی ہے، غیر مستبینہ: جو ظاہر نہ ہو جیسے: ہوا میں طلاق لکھی یا پانی میں یہ اصلاً واقع نہیں ہو گی اگرچہ نیت

کرے، مستبینہ جو ظاہر ہو اگر تو اس کی اسٹام پیپر پر لکھا یا خط کے صورت میں لکھا تو واقع ہو جائے گی اور اگر صرف سادہ کاغذ پر طلاق لکھی تو واقع نہیں ہو گی جب تک نیت نہ کرے۔

نقشہ

طلاق کا لغوی معنی	قید کو اٹھانا۔
طلاق کی تعریف	نکاح کی قید کو اٹھانا فوری طور پر یا بعد میں مخصوص الفاظ کے ساتھ۔
طلاق کا حکم	طلاق دینا مباح ہے، ایک قول یہ ہے کہ منع ہے، تیسرا قول یہ ہے کہ اگر کوئی ضرورت ہو تو جائز ہے وگرنہ منع ہے۔
طلاق احسن	**ایسے ایک طہر میں ایک طلاق رجعی دینا جس میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور اس کے بعد چھوڑ دینا حتیٰ کہ عدت گزر جائے۔**
طلاق حسن	ایسے تین طہروں میں ایک طلاق رجعی دینا جن میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور نہ ہی ان کے ماقبل حیض میں وطی یا طلاق دی ہو۔
طلاق بدعی	حیض میں، تینوں اکھٹی، دو اکٹھی، یا ایسے طہر میں طلاق دی جس میں وطی کر چکا وغیرہ۔
طلاق کا محل	منکوحہ عورت ہے جو شوہر کی ملک میں ہو حقیقتاً یا حکماً۔
طلاق کا اہل	شوہر ہے جو عاقل ہو، بالغ ہو، بیدار ہو۔
طلاق کا رکن	مخصوص الفاظ ہیں جو استثناء سے خالی ہوں۔

کتاب الطلاق

(1) سوال: طلاق کا لغوی معنی کیا ہے؟

جواب: **طلاق کا لغوی معنی** ہے قید کو اٹھانا، ختم کرنا، دور کرنا۔

(2) سوال: طلاق کا اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: **طلاق کی شرعاً تعریف** یہ ہے کہ: نکاح کی قید کو اٹھانا فوری طور پر یا بعد میں مخصوص لفظ کے ساتھ، فوری طور پر جیسے: (انتِ بائن) تو بائنہ ہے، اور بعد میں جیسے: (انتِ طالق) تو طلاق والی ہے۔

(3) سوال: (انت مطلقة) باب افعال سے طلاق کے لئے صریح لفظ ہے یا کنایہ؟

جواب: یہ کنایہ ہے لیکن اردو میں اس کا ترجمہ یعنی "چھوڑنا" صریح ہے کما افادہ استاذی والامام احمد رضا خان فی فتاواہ۔

(4) سوال: (بلفظ مخصوص) کی قید سے مصنف نے کونسی چیز کو نکالا ہے؟

جواب: اس قید سے مصنف نے فسوخ کو نکالا ہے جیسے: خیار عتق یعنی جب منکوحہ لونڈی کو آزاد کیا جائے تو اسے اختیار ہوتا ہے پہلے شوہر کے ساتھ رہنے اور نہ رہنے کا، اب اگر اس صورت میں عورت نے شوہر کے ساتھ نہ رہنے کو پسند کیا تو یہ فسخ نکاح ہے، طلاق نہیں۔ ایسے ہی خیار بلوغت و خیار رِدۃ میں فسخ نکاح ہو گا۔

(5) سوال: طرداً وعکساً کا مطلب کیا ہے؟

جواب: طرد کا مطلب ہے کہ یہ تعریف اپنے افراد کو جامع نہیں، یعنی کچھ افراد اس تعریف سے خارج ہو رہے ہیں، عکس کا مطلب ہے کہ یہ تعریف دخول غیر سے مانع نہیں یعنی کچھ دیگر افراد بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں جو معرّف کا حصہ نہیں۔

(6) سوال: کنزالدقائق اور ملتقیٰ الابحر کے مصنفین نے طلاق کی کیا تعریف کیا ہے؟ اور اس پر کون سہ اعتراض وارد ہوتا ہے؟

جواب: کنز اور ملتقیٰ میں بیان کردہ تعریف یہ ہے: "رفع القيد الثابت شرعاً بالنكاح "یعنی اس قید کو اٹھانا جو شرعی طور پر نکاح کے ساتھ ثابت ہوئی، یہ تعریف اپنے افراد کو جامع نہیں اور نہ ہی دخول غیر سے مانع ہے، جامع اس لئے نہیں کہ اس سے طلاق رجعی خارج ہو رہی ہے، کہ ہے تو یہ بھی طلاق مگر اس سے نکاح کی قید فی الحال نہیں اٹھتی بلکہ عدت گزرنے کے بعد، دخول غیر سے مانع اس لئے نہیں کہ فسوخ یعنی خیار عتق، بلوغت، ردۃ وغیرہ اس میں داخل ہیں کیونکہ ان سے بھی نکاح کی قید اٹھ جاتی ہے لیکن طلاق سے نہیں بلکہ فسخ نکاح سے، جبکہ مصنف کی تعریف پر یہ اعتراض وارد نہیں ہوتے کیونکہ انہوں نے (في الحال) کی قید سے طلاق بائنہ کو تعریف میں داخل کیا اور (او المآل) سے رجعی کو شامل کیا اور (بلفظ مخصوص) کی قید سے فسوخ کو نکالا و نِعم ما فعل۔

(7) سوال: طلاق کا حکم کیا ہے؟

جواب: طلاق دینے میں اصل اباحت ہے یا حظر، اس میں فقہاء احناف کا اختلاف ہے:

علامہ اکمل الدین بابرتی شارح ہدایہ فرماتے ہیں : عام فقہاء کے نزدیک طلاق دینا مباح ہے کیونکہ قرآن حمید کی اس بارے آیات مطلق ہیں کسی میں اس سے منع نہیں۔

محقق علی الاطلاق امام ابن ہمام صاحب فتح القدیر کے نزدیک اصل اس میں حظر ہے مگر جب کوئی حاجت ہو جیسے عورت پر بدکاری کا شک ہو یا وہ بوڑھی ہو۔

(8) سوال: اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا اس بارے کیا موقف ہے؟

جواب: آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں تین قول نقل کئے ہیں:

- اول: مطلق اباحت کا
- ثانی: مطلق حظر کا
- ثالث: جب کوئی ضروت ہو تو مباح و گرنہ حظر اور اسی کو آپ نے دلائل عظیمہ، باہرہ، غالبہ سے ترجیح دی۔

(9) سوال: طلاق کب مستحب ہے؟

جواب: جو عورت اپنے قول، فعل سے شوہر کو یا غیر کو اذیت دے یا پھر وہ فرائض کی تارک ہو تو اسے طلاق دینا مستحب ہے۔

(10) سوال: فرائض چھوڑنے والی عورت کو کیا طلاق دینا ضروری ہے؟

جواب: ضروری نہیں۔

(11) سوال: طلاق دینا کب ضروری ہے؟

جواب: اگر امساک بالمعروف یعنی اچھے طریقے سے عورت کو رکھنا فوت ہو جائے جیسے شوہر خصی ہو یا عِنین یا پھر اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہو وغیرہ تو طلاق دینا ضروری ہے۔

(12) سوال: کب طلاق دینا حرام ہے؟

جواب: حیض میں، تینوں اکھٹی، ایسے طہر میں جس میں وطی کر چکا یا طلاق دے چکا یا اس کے ماقبل حیض میں طلاق یا وطی کر لی وغیرہ صورتوں میں طلاق دینا ناجائز و گناہ ہے۔

(13) سوال: کس عورت کو حیض میں بھی طلاق دینا جائز ہے؟

جواب: غیر مدخول بھا عورت کو حیض میں بھی طلاق دینا جائز ہے اور یہ حسن شمار ہو گی بدعی نہیں۔

(14) سوال: طلاق کے محاسن کیا ہیں؟

جواب: مشکلات، ناپسندیدہ امور سے نجات پانا۔

(15) سوال: طلاق صریح اور کنایہ کی وضاحت کر دیں؟

جواب: ابتداءً طلاق کی دو قسمیں ہیں: صریح، کنایہ

طلاق صریح وہ ہے جو عورت کی طرف نسبت کرنے میں طلاق کے لئے ہی معین ہو، غیر کا احتمال نہ رکھے جیسے: انت طالق، طلقتک، انت مطلقۃ، انت علی حرام، اردو میں لفظ: "چھوڑنا" طلاق کے لئے صریح ہے جیسے کہے: میں نے تجھے چھوڑ دیا وغیرہ۔

طلاق کنایہ وہ ہے جو ایسے الفاظ سے ہو جو طلاق اور غیر طلاق دونوں کا احتمال رکھیں جسے: میں نے تجھے فارغ کیا، تجھے آزاد کیا وغیرہ۔

(16) سوال: دونوں کا حکم بیان کر دیں؟

جواب: **صریح لفظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی** اگرچہ نیت نہ ہو جیسے:(انتِ طالق) پھر اگر فعل بولا یا صیغہ صفت تو اس سے ایک ہی طلاق ہوگی زیادہ نہیں اگرچہ نیت کرے لیکن اگر مصدر بولا (انتِ طلاق) تو اس سے تین کی نیت بھی کر سکتا ہے۔ **کنایہ میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی** اگر نیت کرے گا تو، وگرنہ نہیں، اس میں بائنہ مغلظہ کی نیت کرے گا تو وہ بھی درست ہوگی۔

فائدہ: لفظ (حرام) اگرچہ صریح ہے مگر اس سے طلاق بائنہ واقع ہوگی کیونکہ بائنہ سے ہی عورت حرام ہوگی رجعی سے نہیں، اور (اعتدی نفسک ، انت واحدۃ ، استبرئی رحمک)ان تینوں کنایہ الفاظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوگی، کما ھو ظاہر عن معناھا۔

فائدہ : کنایہ الفاظ کی تین قسمیں ہیں: اول جن میں رد یعنی دور کرنے کا معنی پایا جائے جیسے شوہر بیوی کو کہے: مجھ سے دور ہو جاؤ، اس میں صرف نیت سے طلاق ہوگی، ثانی جن میں سب یعنی برا بھلا کہنے کے معنی پائے جائیں جیسے: تو مجھ سے فارغ ہے، اس قسم میں نیت سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی اور مذاکرہ طلاق سے بھی، ثالث جس میں نہ رد کا معنی ہو نہ سب کا بلکہ جواب کے لئے متعین ہو جسے کہے: تو آزاد ہے، اس قسم میں نیت، مذاکرہ طلاق اور غصہ میں طلاق دی تو تینوں صورتوں طلاق واقع ہو جائے گی، فلیحفظ ھذا الفرق یا اخی ولا تنسیٰ ، پس اس سے یہ وہم دور ہو گیا کہ کنایہ میں ہر حالت میں نیت ضروری ہے، وھو بعید عن الحق۔

فائدہ: مذاکرہ طلاق سے مراد: ما قبل ایقاع طلاق یا مطالبہ طلاق ہے۔

(17) سوال: طلاق کا محل کیا ہے؟

جواب: منکوحہ عورت

(18) سوال: طلاق دینے کا اہل کون ہے؟

جواب: خاوند جو عاقل، بالغ اور حالت بیداری میں ہو اگرچہ مکرہ یعنی طلاق دینے پر مجبور کیا گیا ہو ہاں مکرہ نے لکھ کر طلاق دی تو واقع نہیں ہو گی کما افادہ استاذی وایضاً المحقق الشامی والامام احمد رضا خان فی فتاواہ زید شرفہ ورحمہا اللہُ۔

(19) سوال: طلاق کا رکن کیا ہے؟

جواب: مخصوص الفاظ جو استثناء سے خالی ہوں۔

(20) سوال: طلاق میں استثناء سے کیا مراد ہے؟

جواب: طلاق کے لفظ بولنے کے بعد ساتھ متصل انشاء اللہ کہنا جیسے شوہر کہے: (انتِ طالق انشاء اللہ) اس سے طلاق نہ ہو گی، ایسے ہی کہے اگر تمام لوگ چاہیں، یا جنات وغیرہ جن کی مشیت کا علم نہ ہو سکے۔

(21) سوال: طلاق کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: طلاق کی تین قسمیں ہیں: حسن، احسن، بدعی۔

(22) سوال: تینوں کی تعریفات بیان فرما دیں؟

جواب:

طلاق حسن کی تعریف : ایسے تین طہروں میں ایک طلاق رجعی دینا جن میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور نہ ہی ان کے ماقبل حیض میں وطی یا طلاق دی ہو۔

طلاق احسن کی تعریف : ایسے ایک طہر میں ایک طلاق رجعی دینا جس میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور نہ ہی اس کے ماقبل حیض میں وطی یا طلاق دی ہو اور اس کے بعد چھوڑ دینا حتیٰ کہ عدت گزر جائے۔

طلاق بدعی کی تعریف: حیض میں، تینوں اکھٹی، دو اکٹھی، ایسے طہر میں جس میں وطی کر چکا یا طلاق دے چکا یا اس کے ماقبل حیض میں طلاق یا وطی کرلی وغیرہ صورتوں میں طلاق دینا۔

نقشہ برائے اقسام

قسم	تعریف
طلاق حسن	ایسے تین طہروں میں ایک طلاق رجعی دینا جن میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور نہ ہی ان کے ماقبل حیض میں وطی یا طلاق دی ہو۔
طلاق احسن	ایسے ایک طہر میں ایک طلاق رجعی دینا جس میں نہ وطی کی ہو اور نہ ہی طلاق دی ہو اور نہ ہی اس کے ماقبل حیض میں وطی یا طلاق دی ہو اور اس کے بعد چھوڑ دینا حتیٰ کہ عدت گزر جائے۔
طلاق بدعی	حیض میں، تینوں اکھٹی، دو اکٹھی، ایسے طہر میں جس میں وطی کر چکا یا طلاق دے چکا یا اس کے ماقبل حیض میں طلاق یا وطی کرلی وغیرہ صورتوں میں طلاق دینا۔

(23) سوال: اگر حیض میں طلاق دے دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر حیض میں طلاق دے دی تو رجوع کرنا واجب ہے، اس سے گناہ گار بھی ہو گا۔

(24) سوال: حیض کی حالت میں عورت کو اختیار دینا یا خلع کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔

(25) سوال: اگر شوہر اپنی بیوی کو کہے (انتِ طالق ثلاثاً للسنۃ) تو اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: ہر طہر میں ایک طلاق جس میں وطی نہ کی ہو، اگر تینوں کی نیت کرے تو تینوں واقع ہو جائیں گی، اس صورت میں لام تعلیل کے لئے ہو گا، فخذہ۔

(26) سوال: کن کن افراد کی طلاق واقع ہو جاتی ہے؟ اور کس کس حالت میں؟

جواب: ہر عاقل، بالغ شوہر کی طلاق حالت بیداری میں واقع ہو جاتی ہے اگرچہ غلام ہو، گونگا ہو، کافر ہو، سفیہ ہو، مکرہ یعنی طلاق پر مجبور کیا گیا ہو، مذاق میں ہو، نشے کی حالت میں ہو، مخطئ یعنی غلطی سے طلاق دینے والا ہو، بیمار ہو۔

(27) سوال: کون کون سے افراد کی طلاق واقع نہیں ہوتی؟

جواب: آقا کی طلاق اپنے غلام کی بیوی پر واقع نہیں ہو گی، ایسے ہی مجنون، نابالغ بچہ، معتوہ، مبرسم یعنی بِرسام کی بیماری والا، بیہوش، مدہوش یعنی غصہ میں پاگل، سونے والا ان سب کی بھی طلاق واقع نہ ہو گی۔

(28) سوال: مُکرَہ اگر لکھ کر طلاق دے تو واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

(29) سوال: کون کون سے چیزیں حالت اکراہ کے باوجود واقع ہو جاتی ہیں؟

جواب: طلاق جبکہ بول کر ہو، ایلاء، ظہار، عورت سے رجوع، نکاح، ام ولد، قصاص معاف کرنا، قسم، اس کو پورا کرنا، نذرہ، امانت قبول کرنا، قتل عمد پر صلح، خلع، طلاق کو معلق کرنا، غلام آزاد کرنا، مسلمان ہونا، مدبر بنانا، صدقہ کو واجب کرنا۔

(30) سوال: افیون، بھنگ وغیرہ سے نشہ آیا تو طلاق کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر افیون، بھنگ یا کوئی اور خشک نشہ آور چیز بغیر کسی مجبوری کے استعمال کی اور نشہ آنے پر طلاق دی تو واقع ہو جائے گی اگر مجبوری سے کیا یعنی دوا وغیرہ کے لئے تو واقع نہ ہو گی۔

(31) سوال: جس نے حالت اکراہ یا اضطرار میں نشہ کیا تو طلاق کا حکم۔

جواب: صحیح یہ ہے کہ واقع نہ ہو گی۔

(32) سوال: سر میں درد کی وجہ سے عقل زائل ہونے پر طلاق دی تو؟

جواب: نہیں ہو گی۔

(33) سوال: مباح چیز مثلاً انار کے پتے سے نشہ آیا تو طلاق کا حکم؟

جواب: نہیں ہو گی۔

(34) سوال: امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نشہ آور کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

جواب: نہیں ہو گی۔

(35) سوال: اگر کونگا لکھنا جانتا ہو تو اس کے طلاق دینے کے لئے امام ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ نے کونسی شرط لگائی ہے؟

جواب: کتابت یعنی لکھ کر دینے کی۔

(36) سوال: کفار احکام شرع کے مکلف ہیں یا نہیں؟

جواب: فقط فروعی احکام کے مکلف ہیں عملاً اور اعتقاداً دونوں لحاظ سے۔

(37) سوال: آقا کی طلاق اپنے غلام کی بیوی پر کب طلاق ہو گی؟ ایسے ہی عورت خود کب طلاق دے سکتی ہے؟

جواب: آقا نے اس شرط پر اپنے غلام کا نکاح کیا کہ طلاق کا معاملہ میرے ہاتھ ہو گا اور غلام نے قبول کیا تو اب آقا طلاق دے سکتا ہے، ایسے ہی عورت اس شرط پر ایجاب کرے کہ طلاق میرے اختیار میں ہو گی اور شوہر قبول کرے تو خود کو طلاق دے سکے گی، لیکن اگر بصورت ہر اس شرط کے ساتھ غلام یا شوہر نے ایجاب کیا اور آقا نے یا عورت نے قبول کیا تو اب عورت اور آقا طلاق نہیں دے سکتے فليحفظ هذا الفرق الدقيق لانه من مزال الاقدام و مطارح الاذكياء ۔

(38) سوال: جب زوجین میں سے کوئی ایک دوسرے کا مالک بنا تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں؟

جواب: نکاح ختم ہو جائے گا۔

(39)سوال: طلاق کے عدد میں عورت کا اعتبار ہے یا مرد کا؟

جواب: ہمارے نزدیک عورت کا اور امام شافعی کے نزدیک مرد کا۔

(40)سوال: سکران کے کتنے تصرفات کا اشباہ میں استثناء کیا گیا ہے یعنی وہ نافذ نہیں ہونگے حالت نشہ میں؟

جواب: سات

(41)سوال: عتق کے لفظ سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر نیت یا مذاکرہ پایا گیا تو واقع ہو جائے گی۔

(42) سوال: طلاق مستبینہ اور غیر مستبینہ کی وضاحت اور حکم بیان کر دیں؟

جواب: لکھ کر طلاق دی اور وہ نظر آ رہی ہے اسے مستبینہ کہتے ہیں اس کی آگے دو قسمیں ہیں اگر تو اس طریقہ سے لکھی ہے جس طرح عموماً خط لکھا جاتا ہے یا خطاب کے ساتھ تو واقع ہو جائے گی و گرنہ نہیں، اور اگر نظر ہی نہیں آ رہی جیسے ہوا میں لکھی یا پانی پر تو بھی واقع نہ ہو گی۔

خلاصۃ باب الصریح

صریح کی تعریف: صریح وہ ہے جو عورت کی طرف نسبت کرتے ہوئے غالب طور پر طلاق میں استعمال ہو جیسے: تجھے طلاق ہے، تو طلاق والی ہے، میں نے تجھے طلاق دی، تو مجھ پر حرام ہے، میں نے تجھے چھوڑ دیا وغیرہ، الفاظ مصحفہ یعنی بگڑے ہوئے الفاظ بولنے سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی جیسے: تلاغ، طلاغ، طلاک، تلاک وغیرہ، جب فعل کے الفاظ سے طلاق دے گا جیسے: "طلقتُکِ" یا صفت کے الفاظ سے طلاق دے جیسے: "انتِ طالق" تو اس سے ایک طلاق رجعی واقع ہو گی اگرچہ زیادہ کی نیت کرے یا بائن کی نیت کرے ہاں جب مصدر کے الفاظ سے طلاق دی جیسے: "انت الطلاق" تو اس سے دو کے علاوہ بقیہ کی نیت کر سکتا ہے یعنی ایک کی، تین کی بھی اور بائنہ کی بھی کیونکہ یہ مصدر ہے، عدد محض کا احتمال نہیں رکھتا اور فرد حقیقی و حکمی کا احتمال رکھتا ہے، وہ الفاظ جن کو بول کر کل عرف عام میں مراد لیا جاتا ہے جیسے: رقبۃ، عنق، روح، بدن، جسد، فرج، وجہ، راس ان کو طلاق دی تو بھی عورت کو واقع ہو جائے گی جیسے کہا: جسدُکِ طالق، بدنُکِ طالق، فرجکِ طالق، وجہکِ طالق وغیرہ، اور وہ الفاظ جن کو بول کر عرف عام میں کل مراد نہیں لیا جاتا ان کو طلاق دینے سے واقع نہیں ہو گی جیسے: بضع، دبر، دم وغیرہ، عورت کے جز شائع کو طلاق دینے سے بھی واقع ہو جائے گی کیونکہ طلاق میں تجزی نہیں جیسے کہا: تیرے ایک حصہ کو طلاق، تیرے نصف کو طلاق، تیرے ثلث کو طلاق وغیرہ، طلاق کا ایک جز بھی پوری طلاق شمار ہو گا کیونکہ طلاق میں تجزی نہیں کمامر جیسے کہا: تجھے طلاق کے اجزاء میں سے ایک جز طلاق تو پوری طلاق واقع ہو گی، احکام شرع کے ثبوت کے چار طریقے ہیں: 1- انقلاب: جو چیز علت نہیں اس کا علت بن جانا جیسے: "تعلیق" کیونکہ اصلاً طلاق کی علت طلاق کے الفاظ ہیں تعلیق نہیں لیکن جب طلاق کو معلق کر دیا کسی چیز پر مثلاً "دخول دار" پر تو اب طلاق کی علت دخول دار ہو گی، 2- اقتصار: حکم کا فی الحال ثابت ہونا جیسے: تو طلاق والی ہے، 3- استناد: حکم کا فی الحال ثابت ہونا لیکن ماقبل کی طرف منسوب ہو کر جیسے: سال گزرنے کے بعد نصاب کے پائے جانے کی

وجہ سے زکوۃ کالازم ہونا لیکن یہ منسوب ماقبل پورے سال کی طرف ہو گا کہ اگر پوراسال نہ رہتا توزکوۃ لازم نہ ہوتی،4۔ تبیین: پہلے سے ثابت شدہ حکم کافی الحال ظاہر ہونا جیسے شوہر نے کہا: "اگر زید گھر میں ہے تو تجھے طلاق" اگلے پتہ چلا کہ زید تو کل سے ہی گھر میں ہے تو طلاق کا حکم بھی کل سے ہو گا نہ کہ آج سے، طلاق کے الفاظ کے ساتھ ساتھ انگلیوں سے بھی اشارہ کیا تو جتنی انگلیاں کھلی ہوں گی اتنی ہی طلاقیں واقع ہو جائیں گی ،اگر ایسے الفاظ سے طلاق دی جن میں بڑے ہونے کے معنی ہوں یا سخت ہونے کے معنی ہوں توان سے طلاق بائن واقع ہو گی اگرچہ الفاظ صریح کے ہوں جیسے: انتِ طالق بائن، انتِ طالق البتۃ، انت طالق افحش الطلاق، انت طالق طلاق الشیطان، انت طالق اشر الطلاق، انت طالق کالف، انت طالق مل ءالبیت، انت طالق شدیدۃ، عریضۃ وغیرہ، فروع: قسم اٹھائی لیکن معلوم نہیں کہ طلاق کی اٹھائی ہے یا کسی اور چیز کی تو لغو ہے، ایسے ہی شک ہو کہ طلاق دی ہے یا نہیں تو بھی لغو ہے، طلاق کی تعداد میں شک ہوا مثلاً ایک دی ہے یا دو تو اقل پر بنیاد رکھے۔

باب الصریح

نوٹ: صریح کی تعریف اور حکم وغیرہ پیچھے گزر چکا ہے، اب دیگر احکام بیان ہونگے۔

(43) سوال: کیا طلاق میں عورت کی طرف اضافت ضروری ہے؟ اور اس کی کتنی اقسام ہیں؟

جواب: جی ہاں! طلاق میں عورت کی طرف اضافت ضروری ہے، اضافت کی چار اقسام ہیں:

اضافت حقیقی، عرفی، معنوی، منوی۔

اضافت حقیقی: صراحتاً عورت کی طرف اضافت کرکے کہے: تجھے طلاق ہے، میں نے تجھے طلاق دی، تو طلاق والی ہے یا نام لے کر کہے۔

اضافت معنوی: طلاق کے سوال پر طلاق دینا یعنی عورت نے کہا: مجھے طلاق دے دو، جواباً اس نے کہا: دی -یا- دے دی

اضافت منوی: شوہر نے کہا: طلاق ہے -یا- طلاق دی -یا فقط طلاق کہا اور طلاق کی نیت بھی کی تھی تو ہو جائے گی۔

فائدہ: اگر -طلاق دی، کی صورت میں عدم طلاق کا دعوی کرے تو اس سے حلف لیا جائے گا۔

اضافت عرفی: عرفاً جسے بول کر طلاق مراد لی جاتی ہو، جیسے شوہر کہے: مجھ پر طلاق ہے اگر کسی علاقہ میں یہ الفاظ بول کر طلاق مراد لی جاتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔

نقشہ بر این اقسام

اضافت حقیقی	جیسے: تجھے طلاق ہے، میں نے تجھے طلاق دی، تو طلاق والی ہے یا نام لے کر کہے۔
اضافت معنوی	طلاق کے سوال پر طلاق دینا یعنی عورت نے کہا: مجھے طلاق دے دو، جواباً اس نے کہا: دی -یا- دے دی
اضافت منوی	شوہر نے کہا: طلاق ہے -یا- طلاق دی -یا فقط طلاق کہا اور طلاق کی نیت بھی کی تھی تو ہو جائے گی۔
اضافت عرفی	عرفاً جسے بول کر طلاق مراد لی جاتی ہو، جیسے شوہر کہے: مجھ پر طلاق ہے اگر کسی علاقہ میں یہ الفاظ بول کر طلاق مراد لی جاتی ہے تو واقع ہو جائے گی۔

(44)سوال: الفاظ مصحفہ جیسے: طلاغ، تلاق، تلاک سے طلاق دی اور پہلے گواہ بنالئے تھے کہ نیت طلاق کی نہیں صرف ڈرانے کے لئے بولے تو طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

(45)سوال: طلاق بول کر بیڑی سے آزادی مراد لی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ساتھ عدد نہ ملائے تو پھر فقط دیانتاً تصدیق کر دی جائے گی اور اگر مکرہ ہے تو قضاءً اور دیانتاً دونوں طرح تصدیق کر دی جائے گی۔

(46)سوال: اگر طلاق بول کر کام سے آزادی مراد لی تو؟

جواب: اس صورت میں قضاء تصدیق کریں گے نہ ہی دیانتا، ہاں لفظ عمل صراحتا بولا یعنی یوں کہا: انتِ طالق عن العمل تو اس میں صرف دیانتا تصدیق ہو گی۔

(47)سوال: اگر یہ الفاظ بولے: الطلاق یلزمنی ، والحرام یلزمنی ، وعلی الطلاق ، وعلی الحرام ان سے طلاق ہو گی یا نہیں؟

جواب: عرف کی وجہ سے واقع ہو جائے گی اور اگر اس کی بیوی نہیں تو حرام کی صورت میں فوراحانث ہو جائے گا اور کفارہ لازم ہو گا۔

(48)سوال: اگر کہے: طلقکِ اللہ ، اس میں نیت کی حاجت ہو گی؟

جواب: جی اس میں نیت کی ضروت ہو گی کہ اس میں بد دعا کی بھی احتمال ہے۔

(49)سوال: حرف ندا کے ساتھ طلاق دی تو ہو گی یا نہیں جیسے: یامطلقۃ، طالق؟

جواب: واقع ہو جائے گی، ترخیم کرے پھر بھی جیسے: یاطالُ، طالِ

(50)سوال: اگر ہجے کر کے طلاق دی یعنی یوں کہا: ط ل ق تو ہو گی یا ن ہیں؟

جواب: اگر نیت ہے تو ہو جائے گی بصورت دیگر نہیں۔

(51) سوال: کیا عورت کے کسی عضو مخصوص کو طلاق دینے سے عورت کو طلاق واقع ہو جائے گی؟

جواب: مسئلہ ھذا میں درج ذیل صورتیں ہیں:

صورت اول : اگر عورت کے کل کو طلاق دے مثلاً: انتِ طالق تو اس کے وقوع میں کسی ذی علم کو شک نہیں۔

صورت ثانی: عورت کے کسی ایسے عضو کو طلاق دی جسے بول کر عرف عام میں کل مراد لیا جاتا ہے تو بھی واقع ہو جائے گی، جیسے: تیری گردن کو طلاق ہے، روح کو، بدن کو، جسد کو، فرج، چہرہ، سَر کو۔

صورت ثالث : جسے بول کر عرف عام میں کل مراد نہیں لیا جاتا تو واقع نہ ہو گی، جیسے: تیرے خون کو طلاق ہے، بضع کو، ناک کو، ران کو، پنڈلی کو وغیرہ۔

صورت رابع: جز شائع کو طلاق دی تو واقع ہو جائے گی، جیسے کہا: تیرے نصف کو طلاق ہے، ثلث کو، ربع کو الی غیر ذلک کیونکہ طلاق میں تجزی یعنی تقسیم نہیں۔

صورت خامس : ایسا عضو جسے بول کر کل مراد لیا جاتا ہے اس کو طلاق دی لیکن ہاتھ رکھ کر کہ: اس گردن کو طلاق ہے تو واقع نہ ہوگی کیونکہ اس نے اب جز بول کر کل مراد لیا ہی نہیں بلکہ جز کو خاص کر دیا۔

صورت سادس : عورت کے کسی ایسے عضو کو طلاق دی جسے بول کر عرف عام میں کل مراد لیا جاتا ہے اور اس کی تعیین نہیں کی لیکن کہتا ہے میری مراد صرف اسی عضو کو طلاق دینا ہے تو فقط دیانتاً تصدیق کر دی جائے گی۔

(52) سوال: بدن اور جسد میں کیا فرق ہے؟

جواب: بدن میں صرف دھڑ داخل ہے جبکہ جسد میں اعضاء یعنی: ہاتھ، پاؤں، سر سب داخل ہیں۔

(53) سوال: طلاق کا ایک جز مکمل طلاق ہے یا نہیں؟

جواب: مکمل طلاق ہے اگرچہ ہزار میں سے ہو کہ طلاق میں تقسیم نہیں۔

(54) سوال: اگر اجزاء ایک طلاق پر زیادہ ہو جائیں تو؟

جواب: طلاقیں بھی زیادہ واقع ہونگی جسے کہے: (انتِ طالق نصف طلقۃ و ثلثھا و ربعھا) اور ہم نے طلاق کے اجزاء مثلاً فرض کر لئے بارہ تو نصف کے چھے ہوئے، ثلث کے چار اور ربع کے تین، جمع کرنے سے یہ تیرہ ہوئے لہذا ایک جز ایک طلاق پر زیادہ ہوا تو دو واقع ہونگی۔

(55) سوال: طلاق کے بعض حصہ کا استثناء ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں، لغو ہے، ہاں بعض کا ایقاع ہو سکتا ہے۔

(56) **سوال:**(انتِ طالق من واحدة الی ثنتین)اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟اور اس عبارت کے تحت مصنف نے کونسہ اصول بیان کیا ہے؟

جواب: ایک طلاق واقع ہو گی، مصنف نے اس کے تحت اصول یہ بیان کیا ہے کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جس چیز میں اصل حظر ہے اس کی غایت اولیٰ فقط داخل ہو گی اور جس میں اصل اباحت ہے اس کی دونوں غایات داخل ہوں گی، چونکہ طلاق میں اصل حظر ہے اس لئے فقط غایت اولیٰ داخل ہو گی اور اگر کہے: (خذ من مالی من مائۃ الی الف)تو دونوں داخل ہوں گی، لھذا ہزار مکمل لے سکتا ہے، جبکہ صاحبین کے نزدیک مطلقاً دونوں غایات داخل ہوں گی اور امام زفر کے ہاں دونوں داخل نہیں ہوں گی، فخذہ ولا تنسیٰ۔

(57) **سوال:**(انتِ طالق واحدۃً فی ثنتین)سے کتنی واقع ہوں گی؟

جواب: اگر------

اس سے بلکل طلاق کی نیت نہ کرے یا ضرب کی نیت کرے تو ایک طلاق واقع ہو گی کہ ضرب سے اجزاء زیادہ ہوں گے افراد نہیں۔

اور اگر------

مذکورہ ظرف میں واؤ کے معنی کی نیت کرے تو تینوں ہو جائیں گی اگر عورت مدخول بھا ہے

اور اگر------

عورت مدخول بھا نہیں تو ایک ہی واقع ہو گی۔

اور اگر------

ظرف سے مع کے معنی کی نیت کرے تو مطلقاً تینوں واقع ہو جائیں گی عورت مدخول بھا ہو یا غیر مدخول بھا۔

(58)سوال: شوہر جب طلاق کو طول یا کبر کے ساتھ متصف کرے تو کتنی ہوں گی ؟

جواب: بائنہ واقع ہو گی جیسے: تجھے لمبی طلاق ہے، سخت طلاق ہے، موٹی طلاق ہے، شدید طلاق ہے۔

(59)سوال: تعلیق کب درست ہو گی ؟

جواب: ایسی چیز پر طلاق کو معلق کیا جو فی الحال معدوم ہو اور اس کا وجود ممکن ہو تو یہ تعلیق درست ہے، اور اگر اس چیز پر معلق کیا جو پہلے سے ہی موجود ہے تو یہ تنجیز ہو گی۔

(60)سوال: (انتِ طالق فی حیضکِ و فی حیضتکِ) میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلی صورت میں جیسے ہی حیض آئے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور دوسری صورت میں جب حیض مکمل ہو گا تو پھر واقع ہو گی۔

(61)سوال: اگر شوہر کہے: تجھے قیامت کے دن طلاق ہے تو کیا حکم ہے؟

جواب: کلام مذکور لغو ہے، طلاق نہ ہو گی۔

(62)سوال: (انتِ طالق تطلیقۃ حسنۃ فی دخولکِ الدار) سے طلاق معلق ہو گی یا منجز؟

جواب: اگر حسنۃ کو رفع دے تو ظرف و مظروف کے درمیان فاصلہ آنے کی وجہ سے منجز ہو گی اور نصب کی صورت میں معلق ہو گی۔

(63)سوال: (انتِ طالق غداً –اور - فی غد) میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلی صورت میں نیت کرے یانہ کرے دن کے آخری وقت کی بہر صورت طلاق طلوع صبح کے وقت سے ہی ہو جائے گی قضاءً، جبکہ دوسری صورت میں اگر دن کے آخری حصہ کی نیت کرتا ہے تو قضاءً بھی درست ہو گی، بغیر نیت کے دونوں صورتوں میں طلاق دن کے اول حصہ میں ہو گی، نیت کی صورت میں تصدیق دیانتاً دونوں صورتوں میں ہو گی۔

(64)سوال: طلاق کی اضافت حرف عطف کے ساتھ دووقتوں کی طرف کی جن میں ایک موجودہ ہے اور دوسرا مستقبل تو کتنی واقع ہوں گی؟

جواب: طلاق کی اضافت حرف عطف کے ساتھ دووقتوں کی طرف کی جن میں ایک موجودہ ہے اور دوسرا مستقبل اگر پہلے موجودہ کا ذکر کیا مثلاً یوں کہا: انت طالق الیوم و غداً تو ایک واقع ہو گی کہ جو طلاق آج ہے وہ کل بھی ہو گی، اس لئے تعدد کی ضرورت نیست—اور اگر پہلے مستقبل والا وقت بولے پھر موجودہ، مثلاً یوں کہا: انت طالق غداً و الیوم تو اس صورت میں دو ہوں گی کہ کل والی طلاق آج نہیں ہے۔

(65)سوال: اگر طلاق کی اضافت ایسی حالت کی طرف کرے جس میں وہ طلاق کا مالک نہیں تو واقع ہو گی یا نہیں مثلاً کہا: میرے مرنے کے ساتھ تجھے طلاق ہے، میرے پیدا ہونے سے پہلے تجھے طلاق ہے، نیند، جنون ،نابالغی کی حالت میں وغیرہ؟

جواب: صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہو گی، ہاں اگر کہے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے تجھے طلاق ہے اور دو مہینوں کے بعد مرا تو طلاق دو ماہ قبل شمار ہو گی۔

(66)سوال: (انتِ طالق کل یوم —اور —فی کل یوم) میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلے صورت میں اگر نیت نہیں تو ایک ہی ہو گی اور اگر ہر دن کی نیت کرتا ہے تو تین دنوں میں تین واقع ہو جائیں گی اور دوسری صورت میں نیت ہو یا نہ ہو تین دن میں تین واقع ہو جائیں گی۔

(67) سوال: احکام شرع کے ثبوت کے کتنے طریقے ہیں؟

جواب: چار: انقلاب، اقتصار، استناد اور تبیین

انقلاب: غیر علت کا علت بن جانا جیسے تعلیق، مثلاً عورت کو کہا: انتِ طالق ان دخلتِ الدارَ اور گھر میں داخل ہو گئی تو یہاں طلاق کی علت دخول دار بنا حالانکہ یہ طلاق کی مستقل علت نہیں۔

اقتصار: حکم کا فی الحال ثابت ہونا جیسے: انتِ طالق سے فوراً طلاق ہو جائے گی۔

استناد : حکم کا فی الحال ثابت ہونا لیکن ما قبل کی طرف منسوب ہو کر، جیسے شوہر کہے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے تجھے طلاق ہے اور دو مہینوں کے بعد مرا تو طلاق دو ماہ قبل شمار ہو گی اگرچہ حکم اب ظاہر ہوا۔

تبیین: پہلے ثابت شدہ حکم کا فی الحال ظاہر ہونا جیسے کہاں: اگر زید گھر میں ہے تو تجھے طلاق ہے اور زید کے گھر میں ہونے کا علم اگلے دن ہوا تو طلاق کل سے شمار ہو گی نہ کہ آج سے۔

نقشہ برائے اقسام

انقلاب	جو چیز علت نہیں اس کا علت بن جانا جیسے: "تعلیق" کیونکہ اصلاً طلاق کی علت طلاق کے الفاظ ہیں تعلیق نہیں لیکن جب طلاق کو معلق کر دیا کسی چیز پر مثلاً "دخول دار" پر تو اب طلاق کی علت دخول دار ہو گی۔
اقتصار	حکم کا فی الحال ثابت ہونا جیسے: تو طلاق والی ہے

استناد	**حکم کا فی الحال ثابت ہونا لیکن ما قبل کی طرف منسوب ہو کر، جیسے شوہر کہے میرے مرنے سے دو مہینے پہلے تجھے طلاق ہے اور دو مہینوں کے بعد مرا تو طلاق دو ماہ قبل شمار ہو گی اگر چہ حکم اب ظاہر ہوا۔**
تبیین	**پہلے سے ثابت شدہ حکم کا فی الحال ظاہر ہونا جیسے شوہر نے کہا: "اگر زید گھر میں ہے تو تجھے طلاق" اگلے پتہ چلا کہ زید تو کل سے ہی گھر میں ہے تو طلاق کا حکم بھی کل سے ہو گا نہ کہ آج سے۔**

(68)سوال:(انت طالق متیٰ لم اطلقک –اور –انتِ طالق ان لم اطلقک)میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلے صورت میں جیسے ہی خاموش ہو گا فوراً طلاق ہو جائے گی کہ ایسا زمانہ پایا گیا جس میں اس نے طلاق نہیں دی، دوسری صورت میں ان میں کسی ایک کے مرنے سے تھوڑی دیر پہلے طلاق ہو گی کیونکہ عدم طلاق کی شرط اب پائی گئی۔

(69)سوال:(انتِ طالق اذا ما لم اطلقکِ)اس میں اذا ما اِن کے معنی میں ہے یا متیٰ کے معنی میں؟

جواب: امام صاحب کے نزدیک یہ اِن کے معنی میں ہے لھذا بغیر نیت کے طلاق نہ ہو گی جبکہ صاحبین کے نزدیک یہ متیٰ کے معنی میں ہے اس لئے خاموش ہوتے ہی فوراً طلاق ہو جائے گی۔

(70)سوال:(ان لم اطلقکِ الیوم ثلاثاً فانتِ طالق ثلاثاً)صورت مذکورہ میں طلاق سے بچنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: مرد عورت کو مال پر طلاق دے یعنی خلع کرے اور عورت اسے قبول نہ کرے اور دن گزر جائے تو طلاق واقع نہیں ہو گی۔

(71) سوال: لفظ یوم سے کب صرف دن مراد ہوتا ہے اور کب مطلق وقت یعنی دن اور رات دونوں مراد ہوتے ہیں؟

جواب: جب اس کی نسبت فعل ممتد کی طرف ہو تو پھر اس سے مطلق وقت مراد لیا جاتا ہے جیسے: امر بالید، سیر، رکوب، صوم، تخییر طلاق، طلاق سپرد کرنا وغیرہ، اور جب غیر ممتد کی طرف ہو تو وہاں فقط دن مراد ہوتا ہے جیسے: طلاق، تزوج، کلام، عتاق، دخول، خروج وغیرہ۔

(72) سوال: (انا منکِ طالق) سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

(73) سوال: جب کلمہ "مع" دو مختلف جنسوں کے درمیان آئے تو کس کے معنی کو متضمن ہو گا؟

جواب: اس وقت یہ شرط کے معنی کو متضمن ہو گا یعنی اس کا ما قبل مابعد پر معلَق ہو گا۔

(74) سوال: حالت مرض میں خاوند نے عورت کو طلاق مغلظہ دی تو کس صورت میں فار شمار ہو گا اور کس میں نہیں؟

جواب: اگر عورت آزاد ہے تو فار شمار ہو گا اور اگر لونڈی ہے تو نہیں کہ اسے وراثت ملتی ہی نہیں۔

(75) سوال: (انتِ طالق ھکذا) بولا اور دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کیا تو کتنی طلاقیں واقع ہو نگی؟

جواب: دو

(76) سوال: "کاف" اور "مثل" میں کیا فرق ہے؟

جواب: کاف ذات میں تشبیہ کے لئے ہے جبکہ مثل صفات میں تشبیہ کے لئے ہے۔

(77)سوال: اشارہ کی صورت میں کھلی ہوئی انگلیوں کا اعتبار ہے یا بند کا؟

جواب: کھلی ہوئی انگلیوں کا اعتبار ہے۔

(78)سوال: اگر انگلیوں کی پشت کے ساتھ اشارہ کرے تو پھر کس کا اعتبار ہو گا؟

جواب: اس صورت میں صاحب در مختار کے نزدیک بند انگلیوں کا اعتبار ہے لیکن ہمارا عرف چونکہ ایک ہی ہے اس لئے اشارہ پشت کے ساتھ کرے یا باطن سے بہر صورت کھلی انگلیوں کا اعتبار ہو گا۔

(79) سوال: کچھ ایسے الفاظ بیان کر دیں جن سے طلاق بائنہ ہو گی؟

جواب: انتِ طالق بائن، انت طالق البتۃ، انتِ طالق افحش الطلاق، طلاق الشیطان، طلاق البدعۃ، شر الطلاق، انتِ طالق تطلیقۃ شدیدۃ، عریضۃ، طویلۃ وغیرہ۔

(80)سوال: کیا الفاظ بائنہ سے طلاق مغلظہ واقع ہو سکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! کنایہ الفاظ کا مصداق ایک طلاق بائنہ ہے جبکہ محتمل طلاق مغلظہ ہے اس لئے مغلظہ کی نیت کرے گا تو واقع ہو جائے گی۔

(81)سوال: (انتِ طالق و بائن یا ثم بائن) سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی اور کونسی؟

جواب: اگر کوئی نیت نہیں کی تو ایک طلاق رجعی واقع ہو گی۔

(82)سوال: زوج نے کہا: تجھے طلاق ہے اس شرط پر کہ مجھے رجعت کا حق حاصل نہیں، اس سے کونسی طلاق واقع ہو گی؟ اور صاحب بحر کا اس بارے کیا موقف ہے؟

جواب: مذہب صحیح پر مذکورہ صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گی جبکہ صاحب بحر بائنہ کا حکم لگاتے ہیں۔

(83)سوال: شوہر نے کہا: اگر میں تجھے طلاق دوں تو وہ بائنہ ہو گی یا تین بعد میں ایک طلاق رجعی دی تو کونسی واقع ہو گی مع الدلیل بیان کریں؟

جواب: ایک طلاق رجعی واقع ہو گی کیونکہ طلاق اب دی ہے اور اس کی صفت یعنی بائنہ ہونا یا تین ہونا، پہلے بیان کر چکا تھا حالانکہ صفت اپنے موصوف سے پہلے نہیں پائی جاتی۔

(84)سوال: (انتِ طالق اکثر الطلاق یا مراراً) جملہ ھذا سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: تین طلاقیں واقع ہوں گی۔

(85)سوال: (انتِ طالق عامة الطلاق –یا– انتِ طالق لونين منه) سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: صورت مذکورہ میں دو طلاقیں واقع ہوں گی۔

(86)سوال: (كل التطليقة –اور– كل تطليقة) میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلی صورت میں ایک ہی طلاق واقع ہو گی کیونکہ التطلیقۃ سے ایک ہی طلاق کے اجزاء مراد ہیں اور ایک طلاق کے اجزاء چاہے جتنے ہوں وہ ایک سے تجاوز نہیں کرتے اس لئے ایک ہی طلاق واقع ہو گی، دوسری صورت میں تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی کیونکہ اس میں تطلیقۃ نکرہ ہے اس سے طلاق کے تمام اجزاء مراد نہیں بلکہ ساری طلاقیں مراد ہیں۔

(87)سوال: تجھے ابلیس کے بالوں کی مقدار کے برابر طلاق ہے" اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: ایک، اس میں اصول یہ ہے کہ جب عدد کی نسبت ایسی چیز کی طرف کی جائے جس کے عدد ہونے یا نہ ہونے کا علم نہیں ایسے ہی جس کے عدد نہ ہونا یقینی ہے تو اس صورت میں ایک طلاق واقع ہو گی، اگر عدد ہوں تو ان کی مقدار کے برابر طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

(88)سوال: قسم اور سوال نکاح وطلاق میں کس چیز کے قرینے ہیں؟

جواب: نفی کو مراد لینے کے۔

(89)سوال: شوہر کو یہ تو معلوم ہے کہ اس نے قسم اٹھائی ہے لیکن اس کا علم نہیں کہ قسم طلاق کی اٹھائی ہے یا کسی اور چیز کی تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا؟

جواب: یہ کلام لغو ہو گا۔

(90)سوال: طلاق کی تعداد میں شک واقع ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں اقل مقدار پر بنیاد رکھے یعنی شک ہوا کہ دو طلاقیں دی ہیں یا ایک تو ایک ہو گی۔

(91)سوال: فاسد نکاح والی کو تین طلاقیں دینے سے حلالہ کی ضرورت ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

خلاصۃ باب طلاق غیرِ المدخول بھا

غیر مدخول بھا عورت کو جب طلاق دے گا تو بائنہ واقع ہو گی اگرچہ رجعی دے اور عدت بھی نہیں ہو گی اور اگر تین اکٹھی طلاقیں دیں تو واقع ہو جائیں گے اور عورت ہمیشہ کے لئے حرام ہو جائے گی اب بغیر حلالہ شرعیہ رجوع نیست جیسے کہا: میں نے تجھے تین طلاقیں دیں، اگر اکٹھی طلاقیں نہ دیں بلکہ جدا جدا دیں اگرچہ ایک ہی وقت میں دیں تو پہلی سے ہی بائنہ ہو جائے گی باقی لغو ہوں گی جیسے کہا: تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، تجھے طلاق ہے، جب طلاق کو عدد کے ساتھ ملا دیا جائے تو وقوع طلاق عدد سے ہو گا نہ کہ محض عدد سے اور اگر عورت فوت ہو گئی شوہر کے عدد کو ذکر کرنے سے پہلے تو کچھ طلاق واقع نہیں ہو گی، شوہر نے کہا میری بیوی کو طلاق اور اس کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں تو ان میں سے ایک کو طلاق واقع ہو جائے گی اور شوہر کے لئے ان میں سے کسی ایک کو معین کرنے کا اختیار ہو گا۔

بابُ طلاق غیرِ المدخول بھا

(92) سوال: غیر مدخول بھا کو کہا: "انتِ طالق ثلاثاً" تو اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی دلیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: تینوں واقع ہوں گی، کیونکہ جب طلاق کو عدد کے ساتھ ملا کر ذکر کیا جائے تو وقوعِ طلاق عدد سے ہو گا الفاظِ طلاق سے نہیں۔

(93) سوال: شوہر نے طلاق کا لفظ بولا اور ساتھ عدد بولنا چاہتا تھا کہ خود فوت ہو گیا یا عورت فوت ہو گئی تو کیا حکم ہو گا؟

جواب:اگر عورت فوت ہوگئی تو کلام لغو ہوگا کیونکہ پیچھے بیان ہو چکا جب طلاق کو عدد کے ساتھ ملاکر ذکر کیا جائے تو وقوع عدد کے عتبار سے ہوگا،اگر شوہر فوت ہوا تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی کہ ہمیں علم نہیں اس نے عدد ساتھ بولنا تھا یا نہیں۔

(94)سوال:''انتِ طالق واحدةً بعد واحدةٍ'' میں غیر مدخول بھا کو کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب:دو بائنہ،اس میں اصول یہ ہے کہ جب اس طرح کے کلام میں پہلی طلاق پہلے واقع کی جیسے کہا:تجھے ایک طلاق ہے اور اس کے بعد بھی ایک،تو دوسری لغو جائے گی اور اگر پہلے دوسری واقع کی جیسے موجودہ صورت میں تو دونوں واقع ہوں گی کیونکہ ماضی میں انشاء حال میں انشاء کی طرح ہے۔فتدبر

(95)**سوال:**مایقول الفقیه ایده الله ولا زال عنده الاحسانُ

في فتي علق الطلاقَ بشهر قبل مابعد قبله رمضانُ

اس شعر کو کتنی صورتوں پر پڑھا گیا ہے؟

جواب:مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی آٹھ صورتیں بیان کی ہیں لیکن خلاصتاً وہ چار بنتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی صورت: دو قبل پڑھیں اور ایک بعد جیسے اوپر لکھی صورت تو اس میں طلاق شوال میں واقع ہوگی، کیونکہ ایک قبل بعد سے ختم کہ ہر مہینہ اپنے سے پہلے والے مہینے کے لئے مابعد ہے اور بعد والے مہینے کے لئے ماقبل ہے تو پیچھے عبارت بچی " بشہر قبله رمضان " کہ تجھے اس مہینے میں طلاق ہے جس سے پہلے رمضان ہے اور وہ شوال بنے گا کہ اس سے پہلے رمضان ہے لہذا شوال میں طلاق واقع ہوگی۔

دوسری صورت: دو بعد پڑھیں اور ایک قبل تو اس صورت میں شعبان المعظم کے مہینے میں طلاق واقع ہو گی یعنی ایک بعد قبل سے ختم ہو جائے گا، عبارت یوں بنی ''انتِ طالق بشھر بعده رمضان ''کہ تجھے اس مہینے میں طلاق ہے جس کے بعد رمضان ہے اور وہ شعبان المعظم ہے کیونکہ اس کے بعد رمضان آتا ہے لہذا شعبان میں طلاق واقع ہو گی۔

تیسری صورت: تینوں کو قبل پڑھیں تو اس صورت میں طلاق ذوالحجہ میں واقع ہو گی، عبارت یوں بنی: ''انتِ طالق بشھر قبل ماقبل قبله رمضان'' یعنی تجھے اس مہینے طلاق ہے جس کے پہلے کے پہلے کا مہینے رمضان ہے اور وہ ذوالحجہ بنے گا لہذا طلاق ذوالحجہ میں واقع ہو گی۔

چوتھی صورت: تینوں کو بعد پڑھیں تو اس صورت میں طلاق جماد الاخری میں واقع ہو گی، والعبارت ھکذا : ''انتِ طالق بشھر بعد مابعد بعده رمضان'' کہ تجھے اس مہینے طلاق ہے جس کے بعد کے بعد کا رمضان ہے اور وہ جماد الاخریٰ ہے لہذا اسی میں طلاق واقع شد۔

نقشہ بر ایں چہار اقسام اربعہ

1	انتِ طالق بشهرٍ	قبلَ	ماقبلِ	قبله	رمضانُ	وقوعِ طلاق ذوالحجہ
2	انتِ طالق بشهرٍ	بعدَ	مابعدِ	بعده	رمضانُ	وقوع طلاق جمادالآخر
3	انتِ طالق بشهرٍ	قبلَ	مابعدِ	قبله	رمضانُ	وقوع طلاق شوال
4	انتِ طالق بشهرٍ	بعدَ	ماقبلِ	بعده	رمضانُ	وقوع طلاق شعبان

نوٹ: شعر میں قبل کے بعد مذکور "ما" کو زائدہ بھی بنایا جاسکتا ہے اور موصولہ بھی، زائدہ کی صورت میں ظرف اول یعنی پہلا قبل مابعد سے مل کر خبر مقدم اور رمضان مبتدا مؤخر پورا جملہ مل کر صفت شہر کی اور موصولہ کی صورت میں ظرف ثانی یعنی بعد اپنے بعد والے ظرف سے مل کر خبر مقدم اور رمضان مبتدا مؤخر مکمل جملہ صلہ ماموصول کا، موصول صلہ مل کر پہلے قبل کا مضاف الیہ پھر مرکب اضافی کائن کے متعلق ہو کر شہر کی صفت، خلاصہ بہر صورت یہی ہو گا، لیکن علامہ شامی نے زائدہ کی صورت میں الگ آٹھ صورتیں بنائی ہیں اور موصولہ کی صورت میں الگ آٹھ صورتیں ذکر کی ہیں اور اس مسئلہ میں آپ نے مستقل رسالہ " اتحاف الذكي النبيه بجواب مايقول الفقيه " لکھا ہے، ایسے ہی علامہ تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی اس میں تالیف موجود ہے لکن خلاصتہ ماذکرنا فخذہ ولا تنسیٰ #مؤلف۔

فائدہ: ما زائدہ ہونے کی صورت میں ماقبل کو مابعد میں عمل سے نہیں روکتی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ..... آل عمران،آیت:159﴾ #مؤلف۔

(96) سوال: مرد نے کہا: میری بیوی کو طلاق ہے اور اس کی تین یا چار بیویاں ہیں تو طلاق کس کو واقع ہو گی؟

جواب: ان میں سے ایک کو طلاق واقع ہو گی اور اسے تعیین کا اختیار ہو گا۔

(97) سوال: شوہر نے اپنی چار بیویوں کو کہا تمہارے درمیان ایک طلاق ہے تو سب کتنی طلاقیں واقع ہوں گی اور کیوں؟

جواب: سب کو ایک ایک طلاق واقع ہو گی کیونکہ ایک طلاق اس نے سب میں تقسیم کر کے دی ہے تو سب کو طلاق کے چار حصوں میں سے ایک ایک حصہ آئے گا پھر چونکہ طلاق میں تجزی نہیں اس لئے یہ پوری پوری واقع ہو گی۔

(98) سوال: شوہر نے طلاق کے الفاظ کا تکرار کیا مثلاً یوں کہا: انتِ طالق طالق ــ یا انتِ طالق انت طالق، اور کہا کہ میری نیت تاکید کی تھی تو کیا اس کی بات مانیں گے یا نہیں؟

جوب: نہیں کیونکہ اصل یہاں تاکید کا نہ ہونا ہے۔

(99) سوال: عورت کا نام ہی طالق یا حرۃ ہو تو کیا ایسی صورت میں اس کا نام لینے سے عتاق یا طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں، ہاں اگر نیت کرے گا تو ہو جائے گی۔

(100) سوال: جب اشارہ اور تسمیہ جمع ہو جائیں تو کس کا اعتبار ہو گا جیسے عورت کو کہا: یہ کتی طلاق والی ہے؟

جواب: ایسی صورت میں اشارہ کا اعتبار ہو گا لہذا طلاق و عتاق واقع شد۔

(101) سوال: اگر کوئی کہے تجھے چاروں مذاہب پر طلاق ہے تو کیا اس صورت میں واقع ہو گی؟

جواب: جی ہاں اس صورت میں قضاء اور دیانتاً دونوں طرح طلاق واقع ہو جائے گی۔

(102) سوال: اگر یوں کہا کہ پوری دنیا کی عورتوں کو طلاق ہے تو کیا اس کی بیوی کو واقع ہو گی؟

جواب: نہیں، ہاں اگر یوں کہے کہ گھر کی تمام عورتوں کو طلاق ہے یا محلے کی تو واقع ہو جائے گی، بستی اور شہر کا ذکر کیا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نہیں ہو گی جبکہ امام محمد کے ہاں واقع ہو جائے گی۔

(103) سوال: لفظ "اخترت" سے طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: نہیں، کیونکہ یہ نہ ہی طلاق کے صریح الفاظ میں سے ہے اور نہ ہی کنایہ الفاظ میں سے۔

خلاصة باب الكنايات

کنایہ وہ ہے جسے طلاق کے لئے وضع نہ کیا گیا ہو اور وہ طلاق اور غیر طلاق کا احتمال رکھے:
اخرجی، اذھبی، خلیۃ، اختاری وغیرہ، کنایہ الفاظ کی تین قسمیں ہیں: **قسم اول**:وہ الفاظ جن میں رد یعنی اپنے سے دور کرنے کے معنی پائے جائیں جیسے شوہر عورت کو کہے: تو نکل جا، چلی جا، دور ہو جا، یہاں سے کھڑی ہو جا وغیرہ، **قسم ثانی**:وہ الفاظ جن میں سب یعنی برا بھلا کہنے کے معنی پائے جائیں جیسے شوہر کہے: تو خالی ہے، تو جدا ہے، تو بائنہ ہے، تو فارغ ہے وغیرہ، **قسم ثالث**:وہ الفاظ جن میں نہ رد کے معنی پائے جائیں اور نہ ہی سب کے بلکہ محض جواب کے لئے متعین ہوں جیسے کہے: تو عدت شمار کر، استبرائے رحم کر، تو آزاد ہے وغیرہ، پہلی قسم یعنی جن الفاظ میں رد کے معنی ہیں اس میں طلاق فقط نیت سے ہو گی، دوسری قسم یعنی جن الفاظ میں سب کے معنی ہیں اس میں نیت سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی اور مذاکرہ طلاق سے بھی، تیسری قسم یعنی وہ الفاظ جن میں نہ رد کے معنی ہیں اور نہ ہی سب کے ہیں اس میں نیت سے بھی طلاق ہو جائے گی، مذاکرہ طلاق سے بھی اور حالت غضب میں بھی واقع ہو جائے گی، **مذاکرہ طلاق سے مراد** ہے کہ شوہر پہلے بھی طلاق دے چکا ہو یا عورت نے طلاق کا سوال کیا ہو، **صریح کے بعد صریح** طلاق دی تو ثانی اول کو لاحق ہو جائے گی، صریح کے بعد بائنہ دی تو بھی ثانی اول کو لاحق ہو جائے گی، بائنہ کے بعد صریح دی تو یہ بھی پہلی کو لاحق ہو جائے گی، بائنہ کے بعد بائنہ طلاق دی تو اب ثانی اول کو لاحق نہ ہو گی جب تک اسے ماقبل سے خبر، صفت یا تاکید وغیرہ بنانا ممکن ہو اور اگر اسے ماقبل کی خبر بنانا ممکن نہیں تو یہ اول کو لاحق ہو جائے گی جیسے کہا: "انت بائن غداً—یا—انت بائن ان دخلتِ الدارَ" اور پھر مذکورہ وقت یا فعل سے پہلے طلاق دی تو لاحق ہو جائے گی یا کہا: انت بائن وباخریٰ، زوجین کے درمیان جو فرقت یعنی جدائی فسخ کے سبب ہو تو اس کی عدت میں طلاق واقع نہیں ہو گی جیسے: زوجین میں سے کسی ایک کا مسلمان ہونا اور ثانی کا انکار کرنا، ایسے ہی خیار بلوغ اور خیار

عتق ہے، اور ہر وہ فرقت یعنی جدائی جو زوجین کے درمیان طلاق کے سبب ہو اس کی عدت میں طلاق واقع ہو جائے گی جب تک تین نہ دے چکا ہو۔

باب الکنایات

(104) سوال: فقہاء کے نزدیک کنایہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب: فقہاء کے نزدیک کنایہ وہ ہے جس کو طلاق کے لئے وضع نہ کیا گیا ہو لیکن وہ طلاق کا احتمال رکھتا ہو۔ جیسے: انتِ حرۃ (تو آزاد ہے)

(105) سوال: کنایہ الفاظ کی اقسام اور ان کے احکام تفصیل کے ساتھ بیان کر دیں؟

جواب: کنایہ الفاظ کی تین قسمیں ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

قسم اول: وہ الفاظ جن میں رد یعنی اپنے سے دور کرنے کے معنی پائے جائیں جیسے شوہر عورت کو کہے: تو نکل جا ، چلی جا، دور ہو جا، یہاں سے کھڑی ہو جاو غیرہ۔

قسم ثانی: وہ الفاظ جن میں سب یعنی برا بھلا کہنے کے معنی پائے جائیں جیسے شوہر کہے: تو خالی ہے، تو جدا ہے، تو بائنہ ہے، تو فارغ ہے وغیرہ۔

قسم ثالث: وہ الفاظ جن میں نہ رد کے معنی پائے جائیں اور نہ ہی سب کے بلکہ محض جواب کے لئے متعین ہوں جیسے کہے: تو عدت شمار کر، استبرائے رحم کر، تو آزاد ہے وغیرہ۔

پہلی قسم یعنی جن الفاظ میں رد کے معنی ہیں اس میں طلاق فقط نیت سے ہو گی، دوسری قسم یعنی جن الفاظ میں سب کے معنی ہیں اس میں نیت سے بھی طلاق واقع ہو جائے گی اور مذاکرہ طلاق سے بھی، تیسری قسم یعنی وہ الفاظ جن میں نہ رد کے معنی ہیں اور نہ ہی سب کے ہیں اس میں نیت سے بھی طلاق ہو جائے گی، مذاکرہ طلاق سے بھی اور حالت غضب میں بھی واقع ہو جائے گی۔

نوٹ: مذاکرہ طلاق سے مراد ماقبل ایقاع طلاق یا ماقبل طلاق کا مطالبہ ہے جیسے: پہلے طلاق رجعی دی پھر کنایہ لفظ یعنی کہا: تو بائنہ ہے یا کہا تو آزاد ہے تو دوسری بھی بغیر نیت کے واقع ہو جائے گی کہ ماقبل طلاق رجعی دے چکا جو کہ اس کے لئے مذاکرہ ہے۔یا عورت نے طلاق کا سوال کیا جواب میں اس نے کہا تو بائنہ ہے یا آزاد ہے تو بھی بغیر نیت واقع ہو جائے گی کہ مذاکرہ طلاق پایا گیا#مؤلف۔

نقشہ بر ایں اقسام ثلاثہ

	الفاظ		قسم	حکم
1	اخرجی ،اذهبی	قومی ، تقنعی ، تخمری	رد کا احتمال رکھتے ہیں	طلاق صرف نیت سے ہو گی، مذاکرہ یا حالت غضب میں نہیں
2	خلیۃ، بریۃ	بتۃ، بتلۃ، بائن	سب کا احتمال رکھتے ہیں	نیت اور مذاکرہ سے طلاق ہو گی، حالت غضب میں نہیں
3	انت حرۃ، فارقتُکِ	اعتدی، انت واحدۃ، اختاری	جواب کے لئے متعین ہیں	نیت، مذاکرۃ اور حالت غضب تینوں صورتوں میں طلاق واقع ہو جائے گی

(106) سوال: دلالت کے ہوتے ہوئے نیت کا اعتبار ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ دلالت ظاہری امر ہے جبکہ نیت ایک باطنی امر ہے جس پر اطلاعِ غیر ممکن نہیں اسی وجہ دلالت پر" بینة " پیش کی جاسکتی ہے اور نیت پر نہیں۔

(107) سوال: وہ کونسے صریح الفاظ ہیں جن سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے اور کونسے ایسے کنایہ الفاظ ہیں جن سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے؟

جواب: لفظ حرام ایسا صریح ہے جس سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جبکہ کنایہ میں سے اعتدی، استبرئی رحمک، انت واحدة سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے، کما ظهر هذا عن معناها۔

(108) سوال: (اعتدی، اعتدی، اعتدی) مذکورہ صورت میں مصنف نے کتنے احتمالات بیان کئے ہیں؟

جواب: اس صورت میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چوبیس احتمالات بیان کئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر پہلے لفظ سے طلاق یا حیض کی نیت کی ہے اور بقیہ دو الفاظ سے بھی طلاق کی نیت کی یا کچھ نہیں کی تو ایسی تمام صورتوں میں تینوں طلاقیں واقع ہوں گی کہ جب بقیہ دو سے نیت نہیں کرے گا تو پہلا اس کے لئے مذاکرہ بن جائے گا—اور—اگر پہلے لفظ سے طلاق یا حیض کی نیت نہیں لیکن بقیہ دو سے طلاق کی نیت کی یا تینوں میں کسی دو سے طلاق کی نیت اور باقی ایک سے حیض کی بشرطہ کے پہلے لفظ سے حیض کی نیت نہ ہو تو ان سب صورتوں میں دو طلاقیں واقع ہوں گی—اور—اگر تینوں سے حیض کی نیت کی یا اول سے طلاق کی اور باقی سے حیض کی یا فقط آخیر سے طلاق یا حیض کی نیت کی تو ان تمام صورتوں میں ایک طلاق واقع ہو گی، فخذہ بجد واجتہاد لانہ من مزال الاقدام و مطارح الاذکیاء۔

(109) سوال: مدخولہ کو ایک طلاق دی تو اس کو بعد میں تین یا بائنہ سے تبدیل کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتا ہے۔

(110)سوال: ایک طلاق دوسری کو لاحق ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ایک طلاق دوسری کو لاحق ہو سکتی ہے یا نہیں اس اعتبار سے طلاق کی چار صورتیں ہیں:

- ❖ صریح کے بعد صریح طلاق دی تو ثانی اول کو لاحق ہو جائے گی۔
- ❖ صریح کے بعد بائنہ دی تو بھی ثانی اول کو لاحق ہو جائے گی۔
- ❖ بائنہ کے بعد صریح دی تو یہ بھی پہلی کو لاحق ہو جائے گی۔
- ❖ بائنہ کے بعد بائنہ طلاق دی تو اب ثانی اول کو لاحق نہ ہو گی جب تک اسے ما قبل سے خبر، صفت یا تاکید وغیرہ بنانا ممکن ہو اور اگر اسے ما قبل کی خبر بنانا ممکن نہیں تو یہ اول کو لاحق ہو جائے گی جیسے کہا: "انت بائن غداً—یا—انت بائن ان دخلتِ الدارَ" اور پھر مذکورہ وقت یا فعل سے پہلے طلاق دی تو لاحق ہو جائے گی یا کہا: انت بائن وباخریٰ۔

نقشہ برائے اقسام

	الفاظ		قسم	حکم
❖ 1	انت طالق	انت طالق	صریح کے بعد صریح	دوسری پہلی کو لاحق ہو گی
❖ 2	انت طالق	انت بائن	صریح کے بعد بائنہ	دوسری پہلی کو لاحق ہو گی
❖ 3	انت بائن	انت طالق	بائنہ کے بعد صریح	دوسری پہلی کو لاحق ہو گی

4 ❖	انت بائن	انت بائن	بائنہ کے بعد بائنہ	ثانی اول کو لاحق نہیں ہو گی

(111) سوال: اگر کوئی کہے میری ہر بیوی کو طلاق تو کیا جس سے خلع کر چکا اس کو واقع ہو گی دلیل کے ساتھ بیان کریں؟

جواب: جس بیوی سے خلع کر چکا اس کو واقع نہیں گی ایسے ہی جو طلاق بائنہ کی عدت گزار رہی ہے مغلظہ ہو یا مخففہ کیونکہ اس عورت پر اب بیوی کا اطلاق نہیں کہ وہ اس کی زوجیت سے نکل چکی۔

(112) سوال: زوجین میں جدائی اگر فسخ کے سبب ہو تو کیا عدت میں طلاق واقع ہو گی؟

جواب: نہیں، ہاں اگر طلاق کے سبب جدائی ہو تو اکثر صورتوں میں واقع ہو گی۔

(113) سوال: شوہر کا آگے اپنی عورت کا نکاح کرنا، اسے مردار کے ساتھ تشبیہ دینا یا خنزیر کے ساتھ کیا ایسی صورتوں میں وقع طلاق ہو گا؟

جواب: جی ہاں اگر نیت کرے گا تو، کہ یہ کنایہ الفاظ ہیں۔

خلاصۃ بابُ تفویض الطلاق

شوہر کا غیر جن صورتوں میں شوہر کی اجازت سے طلاق دے سکتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں:
تفویض: غیر کو طلاق کا مالک بنانا جیسے: اختاری نفسک، **توکیل**: غیر کو طلاق کا وکیل بنانا جیسے شوہر کسی شخص کو کہے: طلق امر آتی، **رسالۃ**: غیر کے زریعے اپنی بیوی کو طلاق کا پیغام پہنچانا جیسے شوہر کسی شخص کو کہے: میری بیوی کو جاکر کہو کہ تجھے تمہارے شوہر نے طلاق دے دی ہے یا تجھے اختیار دیا ہے، تفویض کے تین الفاظ ہیں: تخییر ، امر بالید، مشیئۃ، الفاظ تفویض میں سے جو کنایہ ہیں ان میں نیت کی ضروت ہوگی جیسے طلاق کا اختیار دینے کی نیت سے کہے: اختاری نفسک، صریح میں نہیں، ایسے ہی کنایہ الفاظ سے اختیار دینے کی صورت میں طلاق بائن واقع ہوگی اور صریح میں رجعی، امر بالید اور صریح یعنی "طلقی نفسک، طلق امر اتی" سے تین طلاقوں کی نیت کر سکتا ہے، اختیاری نفسک سے نہیں کہ اس میں تجزی نہیں، اختیار موقت ، معلق اور، منجز تینوں طرح ہو سکتا ہے، موقت کو احکام میں معلق پر قیاس کیا جائے گا، تفویض یعنی **تملیک اور توکیل میں پانچ طرح سے فرق ہے**: 1- تملیک میں رجوع نہیں کر سکتا جبکہ توکیل میں وقوع طلاق سے پہلے رجوع کر سکتا ہے، 2- تملیک میں معزول نہیں کر سکتا جبکہ توکیل میں وکیل کو وکالت سے معزول کر سکتا ہے، 3- تملیک شہر کے مجنون ہونے سے باطل نہ ہوگی جبکہ توکیل باطل ہو جائے گی، 4- تملیک جبکہ مطلق ہو مجلس کے ساتھ مقید ہوگی اور توکیل مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہوگی، 5- تملیک عقل کے ساتھ مقید نہیں یعنی بچے اور مجنون کو بھی اپنی عورت کی طلاق سپرد کر سکتا ہے جبکہ وکیل ایسے کو نہیں بنا سکتا، **مجلس درج ذیل امور** سے بدل جائے گی: : بیٹھی تھی کھڑی ہو گئی، چلنا شروع کر دیا جبکہ گواہوں یا کسی کو مشورہ کے لئے طلب کرنے کی وجہ سے نہ ہو، ایسا فعل کیا جو اعراض پر دلالت کرے جیسے: سو گئی، کھانا شروع کر دیا یعنی ایسا فعل کرے جو اس مجلس کے خلاف ہو جس میں اختیار ملا ان صورتوں میں خیار باقی نہیں رہے گا، ـــــ
کھڑی تھی بیٹھ گئی، ٹیک لگائے تھی چھوڑ دی یا ٹیک لگالی، جس جانور پر سوار تھی اس کو بٹھا دیا، کسی کو مشورہ

کے لئے بلایا یا گواہی کے لئے گواہوں کو طلب کیا جبکہ کوئی اور پاس بلانے والا نہ تھا ان صورتوں میں خیار ساقط نہیں ہو گا، نفس یا اختیارۃ کا کسی ایک کے کلام میں مذکور ہونا شرط ہے یا جو ان کے قائم مقام ہو جیسے: شوہر نے صرف "اختاری " کہا جواباً اس نے "اخترت نفسی ،اختیارة ،طلقة،ابی،امی،اھلی،زوجی" کہا—یا—شوہر نے "اختاری نفسک،اختیارة ، طلقة،ابیك،امَك، اھلَك " کہا جواباً اس نے صرف "اخترت" کہا تو درست ہے،اختاری کا تکرار بھی اس کے قائم مقام ہے۔ عورت کو اختیار کا علم ہونا بھی ضروری ہے حتیٰ کہ علم نہیں تھا اور خود کو اختیار کر لیا اگرچہ مرد اختیار دے چکا تھا تو طلاق نہ ہو گی۔

بابُ تفویض الطلاقِ

(114) سوال: شوہر کی اجازت سے غیر کے شوہر کی بیوی کو طلاق دینے کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: تین: تفویض، توکیل، رسالۃ۔

- **تفویض**: غیر کو طلاق کا مالک بنانا۔ جیسے: اختاری نفسک
- **توکیل**: غیر کو طلاق کا وکیل بنانا۔ جیسے شوہر کسی شخص کو کہے: طلق امرأتی
- **رسالۃ**: غیر کے ذریعے اپنی بیوی کو طلاق کا پیغام پہنچانا جیسے شوہر کسی شخص کو کہے: میری بیوی کو جا کر کہو کہ تجھے تمہارے شوہر نے طلاق دے دی ہے یا تجھے اختیار دیا ہے۔

(115) سوال: تفویض کے کتنے الفاظ ہیں؟

جواب: تین:" تخییر ، امر بالید، مشیئة "

فائدہ: الفاظ تفویض میں سے جو کنایہ ہیں ان میں نیت کی ضروت ہوگی جیسے طلاق کا اختیار دینے کی نیت سے کہے: اختاری نفسک، صریح میں نہیں، ایسے ہی کنایہ الفاظ سے اختیار دینے کی صورت میں طلاق بائن واقع ہوگی اور صریح میں رجعی، امر بالید اور صریح یعنی "طلقی نفسک، طلق امراتی" سے تین طلاقوں کی نیت کر سکتا ہے، اختیاری نفسک سے نہیں کہ اس میں تجزی نہیں #مؤلف۔

فائدہ: اختیار موقت، معلق اور، منجز تینوں طرح ہو سکتا ہے، موقت کو احکام میں معلق پر قیاس کیا جائے گا۔

فائدہ: تفویض یعنی تملیک اور توکیل میں پانچ طرح سے فرق ہے:

1. تملیک میں رجوع نہیں کر سکتا جبکہ توکیل میں وقوع طلاق سے پہلے رجوع کر سکتا ہے۔
2. تملیک میں معزول نہیں کر سکتا جبکہ توکیل میں وکیل کو وکالت سے معزول کر سکتا ہے۔
3. تملیک شہر کے مجنون ہونے سے باطل نہ ہوگی جبکہ توکیل باطل ہو جائے گی۔
4. تملیک جبکہ مطلق ہو مجلس کے ساتھ مقید ہوگی اور توکیل مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہوگی۔
5. تملیک عقل کے ساتھ مقید نہیں یعنی بچے اور مجنون کو بھی اپنی عورت کی طلاق سپرد کر سکتا ہے جبکہ وکیل ایسے کو نہیں بنا سکتا۔

(116) سوال: مجلس کن امور سے تبدیل ہوگی اور کن امور سے نہیں؟

جواب: بیٹھی تھی کھڑی ہوگئی، چلنا شروع کر دیا جبکہ گواہوں یا کسی کو مشورہ کے لئے طلب کرنے کی وجہ سے نہ ہو، ایسا فعل کیا جو اعراض پر دلالت کرے جیسے: سوگئی، کھانا شروع کر دیا یعنی ایسا فعل کرے جو اس مجلس کے خلاف ہو جس میں اختیار ملا ان صورتوں میں خیار باقی نہیں رہے گا۔

کھڑی تھی بیٹھ گئی، ٹیک لگائے تھی چھوڑ دی یا ٹیک لگالی، جس جانور پر سوار تھی اس کو بٹھادیا، کسی کو مشورہ کے لئے بلایا یا گواہی کے لئے گواہوں کو طلب کیا جبکہ کوئی اور پاس بلانے والا نہ تھا ان صورتوں میں خیار ساقط نہیں ہو گا۔

(117) سوال: تفویض طلاق کے لئے شرائط کیا ہیں؟

جواب: نفس یا اختیارۃ کا کسی ایک کے کلام میں مذکور ہونا شرط ہے یا جو ان کے قائم مقام ہو جیسے: شوہر نے صرف "اختاری" کہا جواباً اس نے "اخترت نفسی ،اختیارة ،طلقة،ابی،امی،اهلی،زوجی" کہا—یا—شوہر نے "اختاری نفسک،اختیارة ، طلقة،ابیك،امَك، اهلَك" کہا جواباً اس نے صرف "اخترت" کہا تو درست ہے،اختاری کا تکرار بھی اس کے قائم مقام ہے۔ عورت کو اختیار کا علم ہونا بھی ضروری ہے حتیٰ کہ علم نہیں تھا اور خود کو اختیار کر لیا اگرچہ مرد اختیار دے چکا تھا تو طلاق نہ ہو گی۔

(118)سوال: اگر توکیل کو مشیئۃ کے ساتھ مقید کر دیا تو کیا رجوع کا اختیار ہو گا جیسے: طلقی ضرتَک ان شئتِ —یا —طلق امرأتي ان شئتَ؟

جواب: نہیں کیونکہ اس صورت میں یہ تملیک ہو جائے گی۔

(119)سوال: کشتی کے چلنے سے مجلس تبدیل ہو گی؟

جواب: نہیں کہ یہ کمرہ کی طرح ہے۔

(120)سوال: اختار نفسی سے طلاق ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں استحساناً ہو جائے گی اگرچہ قیاس اس کے مخالف ہے کیونکہ مضارع میں استقبال کا بھی احتمال ہوتا ہے لیکن چونکہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ کو اختیار دیا تھا تو انہوں نے مضارع کا صیغہ بولا تھا اور حضور ﷺ نے اس کو قبول فرمایا تھا اس لئے یہاں بھی معتبر ہے مگر اس کو طلاق وغیرہ پر قیاس نہیں کر سکتے کہ خلاف قیاس نص سے ثابت ہے لہذا اپنے مورد پر بند رہے گا۔

(121) سوال: اخترت نفسی و زوجی –اور– اخترت زوجی ونفسی سے طلاق واقع ہو گی؟

جواب: پہلی صورت میں واقع ہو جائے گی، دوسری میں نہیں۔

(122) سوال: شوہر نے کنایہ الفاظ سے اختیار دیا مگر عورت نے خود کو طلاق رجعی دی تو کونسی واقع ہو گی؟

جواب: بائنہ کیونکہ شوہر کی تفویض کا اعتبار ہے عورت کے ایقاع کا نہیں۔

(123) سوال: اختاری الیوم کی صورت میں کیا دن کا بقیہ حصہ مراد ہو گا یا مکمل چوبیس گھنٹے؟

جواب: دن کا بقیہ حصہ مراد ہو گا۔

خلاصۃ باب الامر بالید

امر بالید کے وہی احکام ہیں جو پیچھے "اختیار" کے گزرے سوائے تین طلاق کی نیت کرنے میں کہ وہ یہاں معتبر ہے اور اختیار میں نہیں، بقیہ اختیار کی طرح یہ بھی تملیک کے معنی میں ہے یعنی شوہر اس سے رجوع نہیں کر سکتا، مجلس کا متحد ہونا، تفویض کا علم ہونا، نفس یا اس کے قائم مقام کا زوجین میں سے کسی ایک کلام میں مذکور ہونا، جن جن افعال سے اختیار کی صورت میں مجلس بدل جاتی ہے انہیں سے امر بالید کی صورت میں بھی بدل جائے گی، فقسہ علی الاختیار فی جمیع الاحکام اِلا امر۔

(124)سوال:امر بالید احکام میں کس کے مشابہ ہے؟

جواب:اختیار کے، سوائے تین کی نیت میں کہ امر بالید کی صورت میں تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں جبکہ اختیار میں نہیں۔

(125)سوال:''امرک بیداللہ ویدک ''کي صورت ميں اختيار ثابت ہوگا؟

جواب:جی ہاں کیونکہ یہ کلام "امرک بیدک" کی طرح ہے، اللہ تعالیٰ کا نام برکت کے لئے ہے۔

(126)سوال: تفویض طلاق میں عورت اپنے آپ کو کن کن الفاظ سے اختیار کر سکتی ہے؟

جواب:وہ الفاظ جن سے شوہر عورت کو طلاق دے سکتا ہے ان سے عورت بھی جواب دے سکتی ہے سوائے "اختاری" کے، کہ اس سے مرد طلاق نہیں دے سکتا مگر عورت جواب دے سکتی ہے۔

باب الامر بالید

(127)سوال: امرک بیدک الیوم وبعد غد —اور— امرک بید الیوم وغداً میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلی صورت میں دن کا بقیہ حصہ مراد ہو گا اور اگلی رات شامل نہیں ہو گی، غد میں بھی صرف دن داخل ہو گا رات نہیں کیونکہ غد صرف دن کے لئے بولا جاتا ہے، اگر یوم والا اختیار رد کر دیا تو غد والا باقی رہے گا کیونکہ یہ دو تملیکیں ہیں ایک کے رد سے ثانی رد نہ ہو گی جبکہ دوسری صورت اس کے عکس ہے یعنی اس میں رات بھی داخل ہو گی، رد کرنے سے غد کا اختیار بھی ساقط ہو جائے گا کیونکہ یہ ایک ہی تملیک ہے۔

(128)سوال: عورت کو اختیار دیا بعد میں طلاق دے دی تو کیا اختیار باقی رہے گا یا ساقط ہو جائے گا؟

جواب: اگر طلاق رجعی دی ہے پھر تو اختیار باقی رہے گا اور اگر بائنہ منجز دی تو پھر باطل ہو جائے گا اور اگر معلق دی تو اختیار باقی رہے گا۔

(129)سوال: اگر کوئی عورت سے اس شرط پر نکاح کرے کہ اس کا معاملہ اس کے ہاتھ میں ہے تو کیا یہ نکاح درست ہے؟

جواب: جی ہاں درست ہے۔

(130)سوال: اگر مجلس کی تبدیلی میں زوجین کے درمیان اختلاف ہو جائے تو کس کا قول مانا جائے گا؟

جواب: عورت کا کیونکہ ظاہر اس کے لئے شاہد ہے کہ ایسی حالت میں وہ مجلس نہیں بدلے گی۔

(131)سوال: عورت کا معاملہ دو مَردوں کے سپرد کیا تو ایک کے طلاق دینے سے واقع ہو گی؟

جواب: نہیں، جب دونوں دیں گے تو پھر واقع ہو گی۔

خلاصۃ فصل فی المشیئۃ

یہ بھی امر بالید کی طرح احکام میں اختیار کے مشابہ ہے کیونکہ یہ تینوں یعنی "اختیار، امر بالید اور مشیۃ" تفویض کی قسمیں ہیں اس لئے تینوں کے احکام ایک ہیں سوائے تین کی نیت میں کہ وہ آخری دو میں معتبر ہے اختیار میں نہیں فخذہ۔

(132)سوال: شوہر نے عورت کو کہا: اپنے آپ کو طلاق دے لے، اس سے طلاق کی نیت نہیں کی یا ایک طلاق کی نیت کی یا آزاد میں دو کی تو اس سے کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: ہر صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گی اور اگر مذکورہ صورت میں عورت نے اپنے آپ کو تین طلاقیں دیں اور شوہر نے نیت بھی کی تو تینوں ہو جائیں گیاور اگر جواب میں کہا: میں نے اپنے آپ کو بائنہ کیا تو بھی رجعی واقع ہو گی اگرچہ شوہر جائز قرار دے، اگر یوں کہا کہ: میں نے اپنے آپ کو اختیار کیا، تو اس سے کوئی طلاق بھی واقع نہ ہو گی کیونکہ یہ نہ صریح ہے اور نہ ہی کنایہ۔

(133)سوال: "طلقی نفسک متی شئتِ" کیا اس صورت میں اختیار مجلس کے ساتھ مقید ہو گا؟

جواب: جی نہیں، اس صورت میں جب وہ چاہے گی اپنے آپ کو طلاق دے سکتی ہے، ایسے ہی وہ الفاظ جو متیٰ کی طرح عموم پر دلالت کریں جیسے: اذا، اذاما، متیٰ ماوغیرہ۔

فائدہ: تفویض کی تینوں صورتیں یعنی: "اختیار، امر بالید، مشیۃ" میں شوہر رجوع کا مالک نہیں ہو گا۔

فائدہ: تفویض کی تینوں صورتیں مجلس کے ساتھ مقید ہوں گی۔

نوٹ:ہاں اگر ساتھ کوئی لفظ بول دے جو عموم پر دلالت کرے جیسے: متیٰ،اذاوغیرہ تو پھر مجلس کے ساتھ مقید نہیں ہوں گی اور رجوع بھی نہیں کرسکے گا،عورت کے رد کرنے سے اختیار رد بھی نہیں ہو گا،ہاں طلاق ایک ہی دے گی کہ عموم زمان ہے افعال نہیں۔

فائدہ:جب "اِن" کے ساتھ مشیت کے لفظ بول دئے جیسے کہا: طلقی نفسک متیٰ شئت ان شئتِ تو بھی یہ تملیک ہو گی یعنی رجوع نہیں کرسکے گا اور اختیار مجلس کے ساتھ مقید ہو گا اگرچہ ایسے لفظ بولے جو عموم پر دلالت کریں فخذہ۔

قاعدہ: وصف میں مخالفت جواب کو باطل نہیں کرتی جیسے شوہر نے کہا: اپنے آپ کو طلاق رجعی دے لے ،عورت نے بائن دی تو رجعی واقع ہو جائے گی اور جواب باطل نہیں ہو گا،اگر اصل میں مخالفت کرے جیسے اس نے کہا: اپنے کو ایک طلاق دے لو،عورت نے دو دیں یا تین تو جواب باطل ہو جائے گا اور کچھ طلاق واقع نہیں گی عند الامام جبکہ صاحبین کے نزدیک ایک واقع ہو جائے گی،ہاں کم کرے گی تو پھر جواب باطل نہیں ہو گا جیسے شوہر نے تین یا دو کا اختیار دیا اور اس نے ایک دی تو جواب باطل نہیں،یہ اصول تب ہے جب مشیت کے ساتھ معلق نہ کرے اور اگر مشیت کے ساتھ معلق کیا جیسے کہا: "طلقی نفسک ان شئت" تو اب چاہے وصف میں مخالفت ہو یا اصل میں جواب باطل ہو جائے گا فخذہ بید متین۔

(134)سوال: "انتِ طالق کلما شئت" کیا اس صورت میں اختیار مجلس کے ساتھ مقید ہو گا نیز اس صورت میں کتنی طلاقیں دے سکتی ہے؟

جواب: اختیار مجلس کے ساتھ مقید نہیں گا اور تین طلاقیں بھی دے سکتی ہے مگر جدا جدا دے گی اکھٹی نہیں کیونکہ لفظ "کلما" جس طرح زمان کے عموم کے لئے ہے ایسے ہی افعال کے عموم کے لئے بھی ہے مگر اِفراد کے طریقے پر۔

(135) سوال: مسئلہ ہدم کی وضاحت کر دیں؟

جواب: مسئلہ ہدم یہ ہے کہ شوہر نے عورت کو طلاق دی اور عورت نے عدت کے بعد آگے نکاح کر لیا، پھر زوج ثانی سے طلاق لے کر پہلے شوہر کے پاس آئی تو اب اگر زوج اول سے عورت کو تین طلاقیں واقع ہوئی تھیں تو اس صورت میں بالاتفاق دوبارہ زوج اول تین طلاقوں کا مالک ہو گا اور اگر پہلے تین نہیں دی تھیں بلکہ ایک یا دو تو پھر امام محمد کے نزدیک جتنی رہ گئی تھیں ان کا مالک ہو گا پوری تین کا نہیں جبکہ شیخین کے نزدیک تین کا مالک ہو گا اور یہی مفتیٰ بہ ہے۔

(136) سوال: "حیث" یا "این" کی صورت میں مجلس کے بعد اختیار ہو گا یا نہیں جیسے کہا: طلقی نفسک حیث شئتِ؟

جواب: مجلس کے بعد اختیار نہیں ہو گا کیونکہ یہ دونوں مکان کے لئے ہیں اور یہاں طلاق کا مکان سے کچھ تعلق نہیں۔

(137) سوال: کیا "طلقی نفسک کیف شئتِ" کی صورت میں بھی طلاق عورت کی مشیت پر موقوف ہو گی؟

جواب: نہیں بلکہ فوراً طلاق رجعی واقع ہو جائے گی اگر مدخولہ ہے تو ورنہ بائنہ اور اگر عورت نے بائنہ چاہی یا تین اور شوہر نے بھی نیت کی تو بائنہ یا تینوں واقع ہو جائیں گی۔

(138) سوال: "طلقی نفسک من ثلاث ماشئتِ" میں مِن بیانیہ ہے یا تبعیضیہ؟

جواب: عند الامام تبعیضیہ ہے لہذا ایک یا دو طلاقیں دے سکتی ہے تین نہیں جبکہ صاحبین کے نزدیک بیانیہ ہے لہذا تین بھی دے سکتی ہے۔

خلاصۃ باب التعلیق

تعلیق "عَلَّقَ یُعَلِّقُ" سے باب تفعیل کا مصدر ہے جس کا لغوی معنی ہے معلق کرنا یعنی ایک چیز کو دوسری چیز پر معلق کرنا، اصطلاح میں ایک جملہ کے حصول کو معلق کرنا دوسرے جملہ کے حصول کے ساتھ، اس کو مجازاً یمین بھی کہتے ہیں جیسے: ''ان دخلتِ الدارَ فانتِ طالِق'' اس مثال میں دوسرے جملہ یعنی طلاق کا حصول معلق ہے پہلے جملہ کے حصول یعنی دخولِ دار پر، شرائط: 1- جس چیز پر طلاق کو معلق کیا ہے وہ فی الحال معدوم ہو لیکن اس کا وجود ممکن ہو لہذا اگر شوہر نے کہا: "اگر آسمان اوپر ہے تو تجھے طلاق" اس سے فوراً طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ جس چیز پر طلاق کو معلق کیا ہے وہ پہلے سے ہی موجود ہے، ایسے ہی شوہر نے کہا: "اگر اونٹ سوئی کے سوراخ میں داخل ہو گیا تو تجھے طلاق ہے" یہ کلام لغو ہے کیونکہ اس نے امر محال پر طلاق کو معلق کیا ہے، 2- شرط کا جزاء کے ساتھ متصل ہونا جب تک کوئی عذر نہ ہو جیسے: انتِ طالق ان دخلتِ الدارَ، 3 - شوہر تعلیق کے ساتھ عورت کو سزا دینے کا ارادہ نہ کرے اگر سزا کا ارادہ کیا تو طلاق معلق نہیں ہو گی بلکہ فوراً واقع ہو جائے گی اور تعلیق باطل ہو گی جیسے عورت نے شوہر کو کہا اے بیوقوف توجواباً اس نے کہا: "ان کنتُ کما قلتِ فانتِ طالق" یعنی اگر میں ایسا ہوں جیسے تم کہہ رہی ہو تو تجھے طلاق تو اس سے فوراً طلاق واقع ہو جائے گی وہ بیوقوف ہو یا نہ ہو، 4 - مشروط یعنی جس پر طلاق کو معلق کیا گیا اس کو ذکر کیا گیا ہو لہذا اگر مشروط کو ذکر نہ کیا تو طلاق واقع نہیں ہو گی جیسے: " انتِ طالق اِن " یہ لغو ہے، 5 - جب جزاء مؤخر ہو تو رابطہ کا پایا جانا یعنی جزاء پر "ف" وغیرہ کا آنا جیسے: ان دخلتِ الدارَ فانتِ طالِق، 6- [1] ملکیت کا ہونا یا تو حقیقتاً جیسے غلام کو کہا: " ان فعلتَ کذا فانتَ حر" یا حکماً حقیقتاً جیسے اپنی منکوحہ کو کہا: "ان دخلتِ الدارَ فانتِ طالِق" یا حکمی حکماً ہو جیسے معتدہ یعنی عدت والی کو کہا: ان دخلتِ الدارَ فانتِ طالِق، [2] یا پھر ملکیت کی طرف اضافت ہو چاہے ملکیت عام ہو یا خاص، حقیقی ہو یا حکمی، ملکیت حقیقی عام کی مثال جیسے: "ان ملکتُ عبداً فھو حر" ملکیت حقیقی خاص کی مثال جیسے: "ان ملکتُکَ فانتَ حر"

،ملکیت حکمی عام کی مثال جیسے:"ان نکحتُ امراۃً فہی طالق" ملکیت حکمی خاص کی مثال جیسے:" ان نکحتُکِ فانتِ طالق"، تعلیق کے باطل ہونے کی صورتیں:1 - تعلیق کے بعد تین طلاقیں مُنَجَّز دینا تعلیق کو باطل کر دیتا ہے جیسے کہا: اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے تین طلاقیں ہیں اور پھر کہا: میں نے تجھے تین طلاقیں دیں تو اس سے تعلیق باطل ہو جائے گی،2- شوہر معاذاللہ مرتد ہو کر دار الحرب چلا گیا تو بھی تعلیق باطل ہو جائے گی،3 - جس چیز پر طلاق کو معلق کیا اس کے فوت ہونے سے تعلیق بھی باطل ہو جائے گی جیسے کہا: اگر تو نے زید سے کلام کیا تو تجھے طلاق تو زید کے فوت ہو جانے سے تعلیق باطل ہو جائے گی، شرط کے الفاظ: اِن، اذا، اذاما، کل، کلما، متیٰ، متیٰ ما، لو، مَن، ان تمام الفاظ میں جب ایک مرتبہ شرط پائی گئی تو تعلیق باطل ہو جائے گی سوائے "کلما" کے کہ اس میں تین طلاقوں کے بعد باطل ہو گی پہلے نہیں اگرچہ آگے نکاح کر کے واپس آئے، شرط کے پائے جانے میں اختلاف ہو تو شوہر کا قول مانا جائے گا قسم کے ساتھ کیونکہ وہ طلاق کا منکر ہے اور عورت مدعیہ لہذا معروف فقہی قاعدے کے مطابق کہ قول منکر کا معتبر ہے قسم کے ساتھ، ہاں اگر عورت بینہ قائم کر دے تو اس کی بینہ قبول کی جائے گی، **فائدہ:** جب بھی میاں بیوی کے درمیان طلاق کے وقوع میں اختلاف ہو تو شوہر کا قول معتبر ہو گا کیونکہ وہ منکر ہے، ہاں عورت بینہ قائم کر دے تو قبول کر لی جائے گی، اگر دونوں شہادت قائم کریں تو عورت کی شہادت کو ترجیح ہو گی کیونکہ یہاں شہادت کا مطالبہ عورت سے ہے کہ وہ مدعیہ ہے اور قسم کا شوہر سے کہ وہ منکر ہے، ہاں اگر کسی ایسی چیز پر طلاق کو معلق کیا جس کا وجود عورت سے ہی جانا جاتا ہے جیسے حیض وغیرہ تو پھر شوہر سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ عورت کی بات خاص اس کے حق میں مان لی جائے گی کما افادہ استاذی و المحقق الشامی، شوہر نے کہا اگر تو نے لڑکا جنا تو تجھے ایک طلاق اور لڑکی جنی تو دو طلاقیں اس مسئلہ میں درج ذیل صورتیں ہیں :1-فقط لڑکا پیدا ہوا تو ایک طلاق واقع ہو گی اور بعد میں عدت بھی گزارے گی،2-صرف لڑکی پیدا ہوئی تو دو طلاقیں واقع ہوں گی اور بعد میں عدت بھی گزارے گی ،3-پہلے لڑکا پیدا ہوا پھر لڑکی تو اس صورت میں ایک طلاق ہو گی کیونکہ لڑکی کے پیدا ہوتے ہی عدت ختم ہو جائے لہذا بعد میں طلاق واقع نہیں ہو گی،4-پہلے

لڑکی پیدا ہوئی پھر لڑکا تو اس صورت میں دو طلاقیں واقع ہوں گی تیسری نہیں ہو گی کیونکہ لڑکے کے پیدا ہوتے ہی عدت ختم ہو جائے گی، 5- دونوں اکٹھے پیدا ہوئے تو تین طلاق واقع ہوں گی اور عدت ختم نہیں ہو گی کیونکہ طلاق ولادت کے بعد ہوئی ہے نہ کے پہلے لہذا عدت گزارے گی، 6- علم نہیں کہ پہلے لڑکا پیدا ہوا یا لڑکی تو اس صورت میں احتیاطاً دو طلاقیں واقع ہوں گی کہ ہو سکتا ہے لڑکی پہلے پیدا ہوئی ہو اور قضاءً ایک ہو گی اور عدت بھی گزر جائے گی، **اگر استثناء** میں فاصلہ اجنبی نہ کیا تو درست ہے وگرنہ درست نہیں، فاصلہ اجنبی نہ ہونے کی مثال جیسے: انتِ طالق کہا پھر سانس لیا، جماعی آگئی، زبان پر لفظ ثقیل ہو گیا، کسی نے منہ بند کر دیا، تاکید کے لئے کوئی جملے بولے یا تکمیل یعنی کلام مکمل کرنے کے لئے بولے، ایسے ہی اس چیز پر طلاق کو معلق کیا جو اس کی مشیت پر موقوف نہ ہو جیسے کہا: اگر یہ دیوار چاہے تو تجھے طلاق، فاصلہ اجنبی ہونے کی مثال جیسے: انتِ طالق کے بعد "رجعیاً" کہا، خاموش ہو گیا، اور باتوں میں مشغول ہو گیا وغیرہ، اگر ایک طلاق کا استثناء کیا تو دو طلاقیں واقع ہوں گی، دو کا استثناء کیا تو ایک واقع ہو گی، اگر تین کا استثناء کیا تو تینوں واقع ہو جائیں گی کیونکہ کل کا استثناء باطل ہے۔

باب التعلیق

(139) سوال: تعلیق کا لغوی و اصطلاحی معنی کیا ہے؟

جواب: تعلیق "عَلَّقَ یُعَلِّقُ" سے باب تفعیل کا مصدر ہے جس کا لغوی معنی ہے معلق کرنا یعنی ایک چیز کو دوسری چیز پر معلق کرنا، اصطلاح میں ایک جملہ کے حصول کو دوسرے جملہ کے حصول پر معلق کرنا جیسے: "ان دخلتِ الدارَ فانتِ طالِق" اس مثال میں دوسرے جملہ یعنی طلاق کا حصول معلق ہے پہلے جملہ کے حصول یعنی دخولِ دار پر۔

(140) سوال: تعلیق کے صحیح ہونے کی کچھ شرائط بیان کر دیں؟

جواب: جس چیز پر طلاق کو معلق کیا ہے وہ فی الحال معدوم ہو لیکن اس کا وجود ممکن ہو، شرط کا جزاء کے ساتھ متصل ہونا جب تک کوئی عذر نہ ہو، شوہر تعلیق کے ساتھ عورت کو سزا دینے کا ارادہ نہ کرے، مشروط یعنی جس پر طلاق کو معلق کیا گیا اس کو ذکر کیا گیا ہو، جب جزاء مؤخر ہو تو رابطہ کا پایا جانا یعنی جزاء پر "ف" وغیرہ کا آنا، جب جزاء مؤخر ہو تو رابطہ کا پایا جانا یعنی جزاء پر "ف" وغیرہ کا آنا، ملکیت ہو، یا پھر ملکیت کی طرف اضافت ہو۔

(141)سوال: شوہر نے کہا: "اگر آسمان اوپر ہے تو تجھے طلاق" کیا یہ تعلیق ہے یا تنجیز؟

جواب: تنجیز کیونکہ اس نے ایسی چیز پر طلاق کو معلق کیا ہے جو پہلے سے ہی موجود ہے اس لئے یہ تعلیق لغو ہے۔

(142)سوال: " انتِ طالق اِن " کی صورت میں کونسی طلاق واقع ہو گی؟

جواب: کوئی طلاق بھی واقع نہیں ہو گی کیونکہ مشروط کو ذکر نہیں کیا گیا۔

(143) سوال: " ان زرتِ زیداً فانتِ طالق "کی صورت میں تعلیق درست ہے یا نہیں؟

جواب: یہ تعلیق درست نہیں کیونکہ نہ اس میں ملکیت ہے اور نہ ہی ملکیت کی طرف اضافت ہے حالانکہ تعلیق میں دونوں میں سے کسی ایک کا ہونا ضروری ہے۔

(144)سوال: صاحب بحر کے علاقہ کے عرف کے مطابق عورت کی زیارت سے کیا مراد ہے؟

جواب: صاحب بحر یعنی دمشق کے عرف کے مطابق عورت کی زیارت سے مراد ہوتا ہے کہ عورت اپنے ساتھ کوئی کھانے والی چیز لے جاتی ہے جسے مزور یعنی جس کی زیارت کو گئی اس کے ہاں پکایا جاتا ہے۔

فائدہ: ہمارے عرف میں ایسا نہیں ہوتا کما افادہ استاذی۔

(145)سوال: ملکیت کی طرف اضافت ہونے کی صورت میں امام محمد سے مجتبیٰ میں کونسی روایت نقل کیا گئی ہے؟

جواب: صاحب مجتبیٰ نے امام محمد سے نقل کیاہے کہ ملکیت کی طرف اضافت ہونے کی صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی، لیکن اس پر فتویٰ نہیں دیا جائے گا فَتَنَبَّہ۔

(146)سوال: تعلیق حلت کے زوال کے سبب باطل ہوگی یا ملکیت کے زوال کے سبب؟

جواب: حلت کے ختم ہونے سے تعلیق باطل ہوگی جبکہ تین طلاقوں کے بعد ہو ملکیت کے ختم ہونے سے نہیں ہاں اس صورت میں فی الحال موقوف ہوگی حلت واپس لوٹنے تک #مؤلف۔

(147)سوال: اپنی لونڈی کو کہا: اگر تو گھر میں داخل ہوئی تو تجھے تین طلاقیں وہ آزاد ہونے کے بعد داخل ہوئی تو کیا شوہر کو حق رجعت حاصل ہوگا؟

جواب: جی ہاں

(148) سوال: الفاظ شرط کون سے ہیں؟

جواب: اِن، اذا، اذاما، متیٰ، متیٰ ما، کل، کلما، لو وغیرہ۔

(149)سوال: کونسے ایسے جملے ہیں جو جزاء واقع ہوں تو ان کے شروع میں "ف" لانا ضروری ہے؟

جواب: جملہ طلبیہ یعنی امر، نہی، استفہام، تمنی، عرض وغیرہ، جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ جو "ما، قد، لن، سین، سوف" کے ساتھ ملا ہوا ہو، افعال جامدہ یعنی نعم، بئس، عسٰی وغیرہ۔

(150) سوال: کیا ایک مرتبہ شرط کے پائے جانے سے تعلیق باطل ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں سوائے "کلما" کے کہ اس میں تین طلاقوں کے بعد تعلیق باطل ہو گی۔

(151) سوال: " کلما وقع علیکِ طلاقی فانتِ طالق" کی صورت میں اگر ایک طلاق دے تو کتنی واقع ہوں گی؟

جواب: اس صورت میں تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی کہ دوسری طلاق کے وقوع کا سبب پہلی بنی اور تیسری کا دوسری، ہاں تین سے زیادہ واقع نہ ہوں گی۔

(152) سوال: جو شخص تین طلاقوں کو معلق کرے اس کے لئے بچنے کا کونسا حیلہ ہے؟

جواب: اس کے لئے بچنے کا حیلہ یہ ہے کہ وہ ایک طلاق دے اور عدت گزرنے کے بعد عورت گھر میں داخل ہو جائے پھر اس سے نکاح کر لے۔

(153) سوال: جب میاں بیوی کا شرط کے پائے جانے میں اختلاف ہو تو کس کا قول معتبر ہو گا؟

جواب: شوہر کا قول مانا جائے گا قسم کے ساتھ کیونکہ وہ طلاق کا منکر ہے اور عورت مدعیہ لہذا معروف فقہی قاعدے کے مطابق کہ قول منکر کا معتبر ہے قسم کے ساتھ، ہاں اگر عورت بینہ قائم کر دے تو اس کی بینہ قبول کی جائے گی۔

فائدہ: جب بھی میاں بیوی کے درمیان طلاق کے وقوع میں اختلاف ہو تو شوہر کا قول معتبر ہو گا کیونکہ وہ منکر ہے، ہاں عورت بینہ قائم کر دے تو قبول کر لی جائے گی، اگر دونوں شہادت قائم کریں تو عورت کی شہادت کو ترجیح ہو گی کیونکہ یہاں شہادت کا مطالبہ عورت سے ہے کہ وہ مدعیہ ہے اور قسم کا شوہر سے کہ وہ منکر ہے، ہاں اگر کسی ایسی چیز پر طلاق کو معلق کیا جس کا وجود عورت سے ہی جانا جاتا ہے جیسے حیض وغیرہ تو پھر شوہر سے قسم نہیں لی جائے گی بلکہ عورت کی بات خاص اس کے حق میں مان لی جائے گی کما افادہ استاذی و المحقق الشامی۔

(154)سوال:" وان صُمتِ یوماً فانتِ طالق —اور —واِن صمتِ فانتِ طالق "میں کیا فرق ہے؟

جواب: پہلی صورت میں افطاری کے وقت میں طلاق ہو گی اور دوسری صورت میں روزہ رکھتے ہی طلاق واقع ہو جائے گی والفرق لایخفیٰ علی العاقل۔

(155)سوال: شوہر نے کہا: "اگر تو نے بچے کو جنا تو تجھے طلاق" تو کیا مردہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں طلاق ہو گی؟

جواب: جی ہاں۔

(156)سوال: طلاق کو دو شرطوں پر معلق کیا تو کب واقع ہو گی مثلاً زید اور بکر کے آنے پر معلق کیا؟

جواب: اگر دونوں یا دوسری شرط ملکیت میں پائی گئی تو واقع ہو گی و گرنہ نہیں۔

(157)سوال: طلاق میں استثناء کب صحیح ہو گا اور کب نہیں؟

جواب: اگر استثناء میں فاصلہ اجنبی نہ کیا تو درست ہے وگرنہ درست نہیں، فاصلہ اجنبی نہ ہونے کی مثال جیسے: انتِ طالق کہا پھر سانس لیا، جماعی آگئی، زبان پر لفظ ثقیل ہو گیا، کسی نے منہ بند کر دیا، تاکید کے لئے کوئی جملے بولے یا تکمیل یعنی کلام مکمل کرنے کے لئے بولے، فاصلہ اجنبی ہونے کی مثال جیسے: انتِ طالق کے بعد "رجعیاً" کہا، خاموش ہو گیا، اور باتوں میں مشغول ہو گیا وغیرہ۔

(158) سوال: فرِشتے یا جن کی مشیت پر طلاق کو معلق کیا تو حکم ہے؟

جواب: یہ استثناء بھی درست ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہو گی، ایسے ہی اس چیز پر طلاق کو معلق کیا جو اس کی مشیت پر موقوف نہ ہو جیسے کہا: اگر یہ دیوار چاہے تو تجھے طلاق کما افادہ المحقق الشامی۔

(159) سوال: " انتِ طالق باذن اللہ " کی صورت میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی کیونکہ یہ استثناء نہیں۔

(160) سوال: " انتِ طالق ثلاثاً إلّا واحدةً " کی صورت میں کتنی طلاقیں واقع ہوں گی؟

جواب: اگر ایک طلاق کا استثناء کیا تو دو طلاقیں واقع ہوں گی، دو کا استثناء کیا تو ایک واقع ہو گی، اگر تین کا استثناء کیا تو تینوں واقع ہو جائیں گی کیونکہ کل کا استثناء باطل ہے۔

خلاصۃ باب طلاق المریض

فار وہ شخص ہے جسے بیماری یا کسی اور وجہ سے اپنے مرنے کا غالب گمان ہو اور اسی حالت میں وہ اپنی بیوی کو طلاق بائن یا مغلظہ دے دے جیسے: مرض الموت، ایسی بیماری جس کی وجہ سے وہ اپنے گھر سے باہر کے کام نہ سر انجام دے سکے جیسے: امام مسجد تک نہ آ سکے، دکان والا اپنی دکان تک نہ جا سکے، اس سے مضبوط کوئی مرد اس سے قصاص لینے آئے یا رجم کرنے آئے، جسے فالج ہوئی ہو، کسی نے اس پر تلوار سونتی ہو وغیرہ ان سب صورتوں میں اگر طلاق دی تو فار شمار ہو گا اور عورت وارث بنے گی، اور اگر شوہر قید ہو ، قتال کی صف میں ہو، گھر سے باہر کے کام کاج کر سکتا ہو، اس پر قصاص یا رجم کا حکم لگایا گیا ہو، قصاص یا رجم کی وجہ سے قید ہو تو ان صورتوں میں فار شمار نہیں ہو گا لہذا اگر اس حالت میں طلاق دی تو عورت وارث نہیں بنے گی، طلاق رجعی دینے سے فار شمار نہیں ہو گا کیونکہ اس سے عورت حق وراثت سے محروم نہیں ہوتی ، شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یا عورت نے خود مطالبہ کیا تو اب وارث نہیں بنے گی ہاں عورت نے رجعی کا مطالبہ کیا شوہر نے بائن دی تو اب وارث بنے گی، مرض الموت میں لعان یا ایلاء کیا تو بھی وارث بنے گی، اجنبی کے فعل پر طلاق کو معلق کیا جیسے: فلاں آیا تو تجھے طلاق بائن -یا- کسی معین وقت کے آنے پر طلاق کو معلق کیا -یا- شوہر نے اپنے فعل پر طلاق کو معلق کیا -یا- عورت کے ایسے فعل پر طلاق کو معلق کیا جس سے چارہ نہیں جیسے: اگر تو نے کھانا کھایا تو تجھے طلاق یا تو نے نماز پڑھی تو تجھے طلاق ان سب صورتوں میں بھی عورت وارث بنے گی جب کہ تعلیق اور اس کا وجود یا فقط تعلیق حالت مرض میں ہو اور اگر تعلیق اور اس کا پایا جانا یا فقط تعلیق حالت صحت میں ہو تو وارث نہیں بنے گی، ورثاء اور عورت کے درمیان طلاق کے مرض الموت میں ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں اختلاف ہوا تو عورت کا قول معتبر ہو گا۔

باب طلاق المریض

(161)سوال:فار کسے کہتے ہیں؟

جواب:فار وہ شخص ہے جسے بیماری یا کسی اور وجہ سے اپنے مرنے کا غالب گمان ہو اور اسی حالت میں وہ اپنی بیوی کو طلاق بائن یا مغلظہ دے دے،چونکہ یہ اپنی عورت کو وراثت سے محروم کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور اسے وراثت دینے سے بھاگتا ہے اس لئے اس کو فار یعنی وراثت سے بھاگنے والا کہتے ہیں۔

(162)سوال:شوہر کے فار ہونے کی کچھ صورتیں بیان کر دیں؟

جواب:مرض الموت،ایسی بیماری جس کی وجہ سے وہ اپنے گھر سے باہر کے کام نہ سرانجام دے سکے جیسے: امام مسجد تک نہ آسکے،دکان والا اپنی دکان تک نہ جاسکے،اس سے مضبوط کوئی مرد اس سے قصاص لینے آئے یا رجم کرنے آئے،جسے فالج ہوئی ہو،کسی نے اس پر تلوار سونتی ہو وغیرہ ان سب صورتوں میں اگر طلاق دی تو فار شمار ہو گا اور عورت وارث بنے گی۔۔۔۔،اور اگر شوہر قید ہو،قتال کی صف میں ہو،گھر سے باہر کے کام کاج کر سکتا ہو،اس پر قصاص یا رجم کا حکم لگایا گیا ہو،قصاص یا رجم کی وجہ سے قید ہو تو ان صورتوں میں فار شمار نہیں ہو گا لہذا اگر اس حالت میں طلاق دی تو عورت وارث نہیں بنے گی۔

(163)سوال:شوہر کو طلاق دینے پر مجبور کیا گیا یا عورت نے خود اپنی رضامندی سے طلاق لی تو کیا اس صورت میں وہ وارث بنے گی؟

جواب:نہیں کیونکہ یہاں شوہر کا فار ہونا نہیں پایا گیا،ہاں اگر عورت کو رضامندی ظاہر کرنے پر مجبور کیا گیا یا بیٹے نے اس سے زبردستی جماع کیا تو وارث بنے گی۔

(164)سوال:عورت نے طلاق رجعی کا مطالبہ کیا اور شوہر نے بائن یا تین دے دیں تو کیا فار شمار ہو گا؟

جواب:جی ہاں کیونکہ طلاق رجعی سے نکاح ختم نہیں ہوتا اور عورت وارث بھی بنتی ہے۔

(165)سوال:جس نے مرض الموت میں لعان کیا یا ایلاء تو کیا اس کی بیوی وارث بنے گی؟

جواب:جی ہاں کیونکہ یہاں بھی وہ فار شمار ہو گا،ہاں اگر اس نے لعان یا ایلاء حالت صحت میں کیا اور عورت بائنہ ہوئی اس کی وجہ سے مرض الموت میں تو اب وارث نہیں ہو گی لعدم تحقق الشرط۔

(166)سوال:مرض الموت میں طلاق کو معلق کیا تو کیا حکم ہے؟

جواب:اگر تو اجنبی کے فعل پر طلاق کو معلق کیا جیسے:فلاں آیا تو تجھے طلاق بائن-یا-کسی معین وقت کے آنے پر طلاق کو معلق کیا-یا-شوہر نے اپنے فعل پر طلاق کو معلق کیا-یا-عورت کے ایسے فعل پر طلاق کو معلق کیا جس سے چارہ نہیں جیسے:اگر تو نے کھانا کھایا تو تجھے طلاق یا تو نے نماز پڑھی تو تجھے طلاق ان سب صورتوں میں بھی عورت وارث بنے گی جب کہ تعلیق اور اس کا وجود یا فقط تعلیق حالت مرض میں ہو اور اگر تعلیق اور اس کا پایا جانا یا فقط تعلیق حالت صحت میں ہو تو وارث نہیں بنے گی۔

(167)سوال:عورت مرض الموت میں مرتد ہوئی تو شوہر اس کا وارث بنے گا؟

جواب:عورت معاذ اللہ حالت مرض الموت میں مرتد ہو گئی پھر اسی حالت میں مر گئی یا دار الحرب لاحق ہو گئی تو شہر اس کا وارث بنے گا اور اگر حالت صحت میں مرتد ہوئی تھی تو وارث نہیں بنے گا۔

(168)سوال:شوہر کے مرنے کے بعد ورثاء اور عورت میں اختلاف ہو جائے کہ طلاق مرض میں ہوئی تھی یا صحت میں تو کس کا قول مانا جائے گا؟

جواب:قسم کے ساتھ عورت کا قول معتبر ہو گا۔

خلاصۃ باب الرجعۃ

راجعتُکِ، رددتُکِ ،مسکتُکِ" ایسے ہی ہر ایسا فعل جو حرمت مصاہرت کا ثابت کرے اس کے زریعے شوہر رجوع کر سکتا ہے اگر چہ فعل سے رجوع مکروہ ہے جیسے: شہوت کے ساتھ چھونا، وطی کرنا، بوسہ لیناوغیرہ عورت کو خبر دینا تا کہ وہ عدت کے بعد کسی سے نکاح نہ کرلے، رجوع میں مستحب کام: دو عادل افراد کو رجعت پر گواہ بنانا، عورت کے پاس اس کی اجازت کے بغیر نہ جانا، حق رجعت کب ختم ہو گا: اگر پورے دس دن حیض آیا تو دس دن مکمل ہوتے ہی حق رجعت ختم ہو جائے گا اگر چہ غسل نہ کیا ہو اور اگر دس دن سے پہلے ختم ہوا تو غسل کے بعد یا ایک پوری نماز کا وقت گزرنے کے بعد رجوع کا ختم ہو جائے گا۔

باب الرجعۃ

(169)سوال: شوہر کن کن الفاظ کے زریعے اپنی بیوی سے رجوع کر سکتا ہے؟

جواب: "راجعتُکِ، رددتُکِ ،مسکتُکِ" ایسے ہی ہر ایسا فعل جو حرمت مصاہرت کا ثابت کرے اس کے زریعے بھی رجوع ہو جائے گا اگر چہ مکروہ ہے جیسے: شہوت کے ساتھ چھونا، وطی کرنا، بوسہ لیناوغیرہ۔

(170)سوال: شہر طلاق رجعی میں کہے میں نے اپنی رجعت باطل کر دی تو کیا اس سے باطل ہو جائے گی؟

جواب: نہیں۔

(171)سوال: رجعت میں کیا کیا چیزیں مستحب ہیں؟

جواب: درج ذیل چیزیں رجعت میں مستحب ہیں:

❖ عورت کو خبر دینا تا کہ وہ عدت کے بعد کسی سے نکاح نہ کر لے۔

❖ دو عادل افراد کو رجعت پر گواہ بنانا۔

❖ عورت کے پاس اس کی اجازت کے بغیر نہ جانا۔

(172)سوال: شوہر نے عدت گزرنے کے بعد رجعت کا دعوی کیا کہ میں نے عدت میں رجوع کر لیا تھا اور عورت بھی تصدیق کرتی ہے تو کیا یہ رجوع درست ہے؟

جواب: جی ہاں اور اگر عورت نے انکار کیا تو اس کا دعوی رجعت درست نہیں اِلا یہ کہ اس پر گواہی پیش کر دے۔

(173)سوال: لونڈی کے شوہر نے رجعت کا دعوی کیا آقا نے بھی اس کی تصدیق کر دی لیکن لونڈی انکار کرے تو کس کا قول معتبر ہو گا؟

جواب: لونڈی کا کیونکہ وہ اس معاملہ میں امینہ ہے۔

(174)سوال: رجوع کا حق کب ختم ہو گا؟

جواب: اگر پورے دس دن حیض آیا تو دس دن مکمل ہوتے ہی حق رجعت ختم ہو جائے گا اگرچہ غسل نہ کیا ہو اور اگر دس دن سے پہلے ختم ہوا تو غسل کے بعد یا ایک پوری نماز کا وقت گزرنے کے بعد رجوع کا ختم ہو جائے گا۔

(175)سوال: عورت نے غسل تو کر لیا مگر ایک مکمل عضو خشک رہ گیا تو کیا حق رجعت باقی ہو گا جیسے: ہاتھ یا پاؤں؟

جواب: جی ہاں اور اگر عضو سے کم خشک رہا تو ختم ہو جائے گا۔

(176) سوال: طلاق رجعی میں عورت زیب و زینت کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: جی ہاں وہ زینت اختیار کر سکتی ہے تا کہ شوہر کی اس کی طرف رغبت ہو ہاں گھر سے باہر نہیں نکلے گی۔

فائدہ: طلاق بائنہ، مغلظہ اور عدت وفات میں زیب و زینت عورت کے لئے حرام ہے۔

نوٹ: کتاب الطلاق فتاویٰ شامی کی ابھی جاری ہے۔

العبد الفقیر احمد نواز قادری

07-08-2024

0302-4154930